ماہنامہ

ای تعلیم
etaleem

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

December 2025

سرما کی تعطیلات کو سیکھنے کا ذریعہ بنائیے

معذور بچوں کی ورزشیں اور کھیل

قائد ڈے تعلیمی و تدریسی سرگرمیاں

شمارہ نمبر10

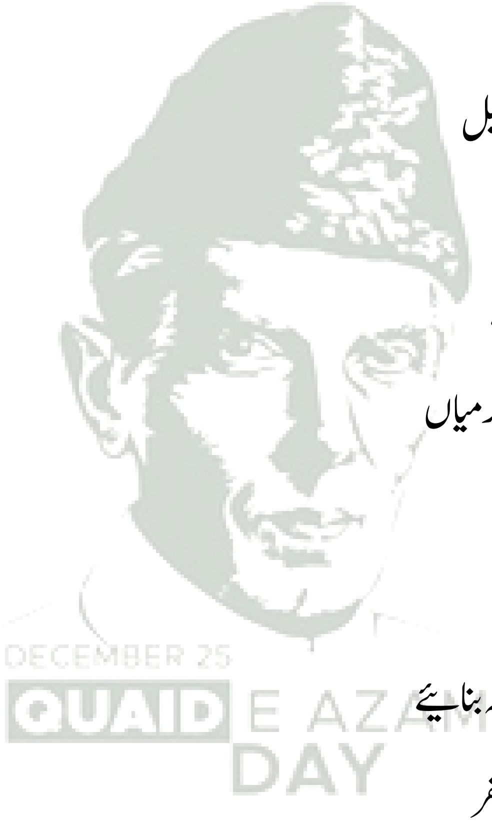

05 قائدِ اعظمؒ کا تصورِ تعلیم
09 معذور بچوں کی ورزشیں اور کھیل
12 زبان کی معیاری تدریس
16 روبوٹکس سکھانے کے طریقے
19 قائد ڈے، تعلیمی وتدریسی سرگرمیاں
21 ہنگامی صورتحال کی پالیسی
24 خصوصی بچوں کی تعلیم
26 سرما کی تعطیلات کو سیکھنے کا ذریعہ بنایئے
29 کبھی نہ ختم کیا ہم نے روشنی کا سفر
31 ہمیں چراغ نہیں روشنی کہا جائے
33 شاہین سازی

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، طارق جاوید

ریسرچ ٹیم:

1۔ارسلان شاکر　2۔محمد سلیمان

3۔اصغر حمید　4۔طاہر عباس

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 100روپے

سالانہ سبسکرپشن: 1200روپے

5-E ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

پھر (اے پیغمبر) ہم نے تمہیں دین کی ایک خاص شریعت پر رکھا ہے، لہذا تم اسی کی پیروی کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔(سورۃ الجاثیہ)

میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا اور میں نے آپ کی خدمت شریف میں بیس راتوں تک قیام کیا۔ آپ بڑے رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کا شوق محسوس کر لیا تو فرمایا کہ اب تم جا سکتے ہو۔ وہاں جا کر اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔(صحیح بخاری 628)

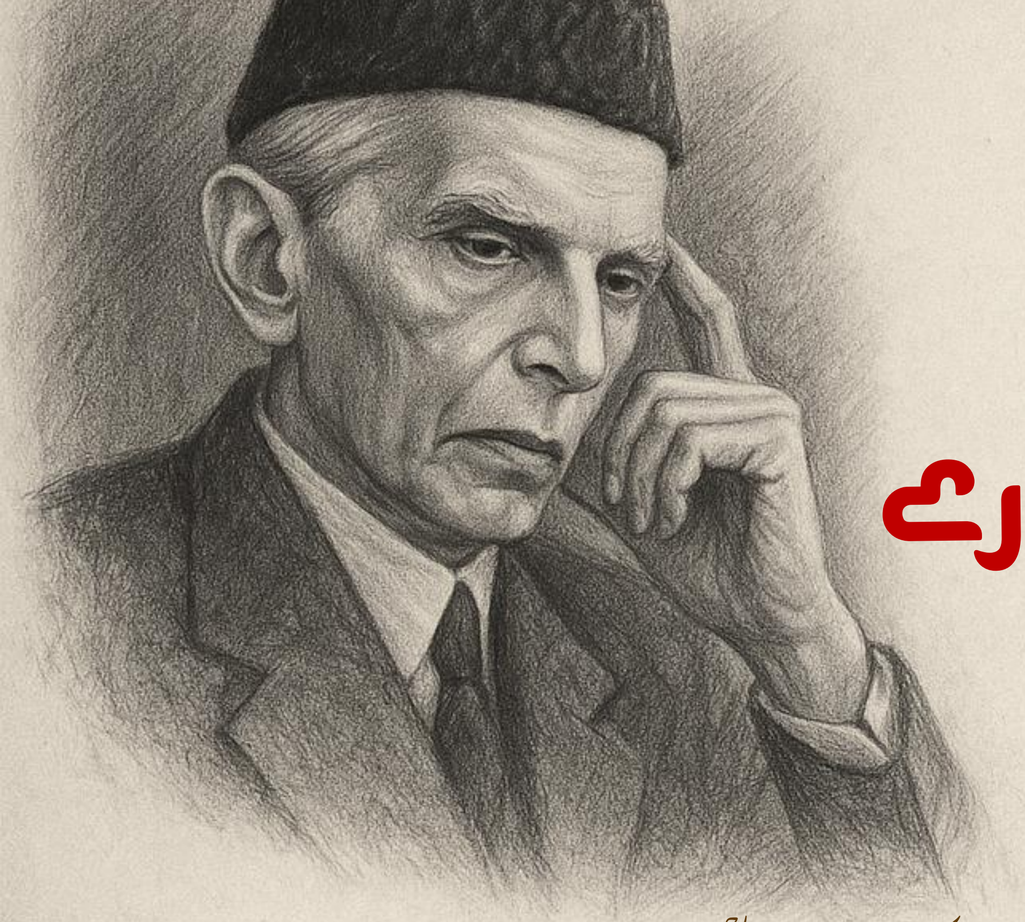

قائد، سالار ہمارے

بچوں کے ساتھ مل کر سکول میں قائدؒ ڈے منانے کا اہتمام کیجیے

قائدِ اعظم محمد علی جناح ہماری تاریخ کا وہ روشن ستارہ ہیں جنہوں نے سچائی، ہمت اور محنت کے ذریعے ایک ایسی قوم کی بنیاد رکھی جو عزت، آزادی اور خودداری کی علامت بن گئی۔ وہ نہ صرف پاکستان کے بانی ہیں بلکہ ایسے رہنما بھی ہیں جن کی زندگی بچوں کے لیے عملی نصاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج کے دور میں جب بچوں کی شخصیات مختلف اثرات سے بنتی ہیں، ہمیں ضرورت ہے کہ ان کے سامنے قائدِ اعظم جیسا کردار رکھا جائے — ایسا کردار جو سچ بولنے، انصاف کرنے، وقت کی قدر کرنے اور فرض کو مقدم جاننے کا سبق دیتا ہے۔

قائدِ اعظم نے کبھی شارٹ کٹ نہیں لیا؛ ہمیشہ محنت، دلیل اور اخلاق کو اپنا ہتھیار بنایا۔ اگر ہم اپنے بچوں کو بتائیں کہ عظمت زبردست طاقت میں نہیں بلکہ مضبوط کردار میں ہوتی ہے تو وہ سمجھ سکیں گے کہ قائدِ اعظم کا امتیاز صرف سیاست نہیں بلکہ ایک اعلیٰ انسان ہونا تھا۔ ان کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ اصولوں پر ثابت قدم رہنے والا انسان واقعی کامیاب ہوتا ہے۔ یہی سوچ اگر بچپن میں ذہنوں میں بیٹھ جائے تو یہ بچے کل کے روشن اور ذمہ دار شہری بن سکتے ہیں۔

آج ہمیں اسکولوں، گھروں اور پورے معاشرے میں یہ ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ بچے قائدِ اعظم کی خوبیوں کو صرف پڑھیں نہیں بلکہ محسوس کریں، اپنائیں اور اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کریں۔ ان کی دیانت، شائستگی، نظم و ضبط اور مطالعے کی عادت کو بچوں کے لیے مشعلِ راہ بنایا جائے۔ اگر ہم ان کے سامنے قائدِ اعظم کا سچا چہرہ رکھ دیں — ایک باوقار، سوچنے والا، وقت کا پابند، قوم کا خیر خواہ انسان — تو یقیناً نئی نسل ایک بہتر، ذمہ دار اور مضبوط پاکستان کی بنیاد رکھ سکے گی۔

اداریہ

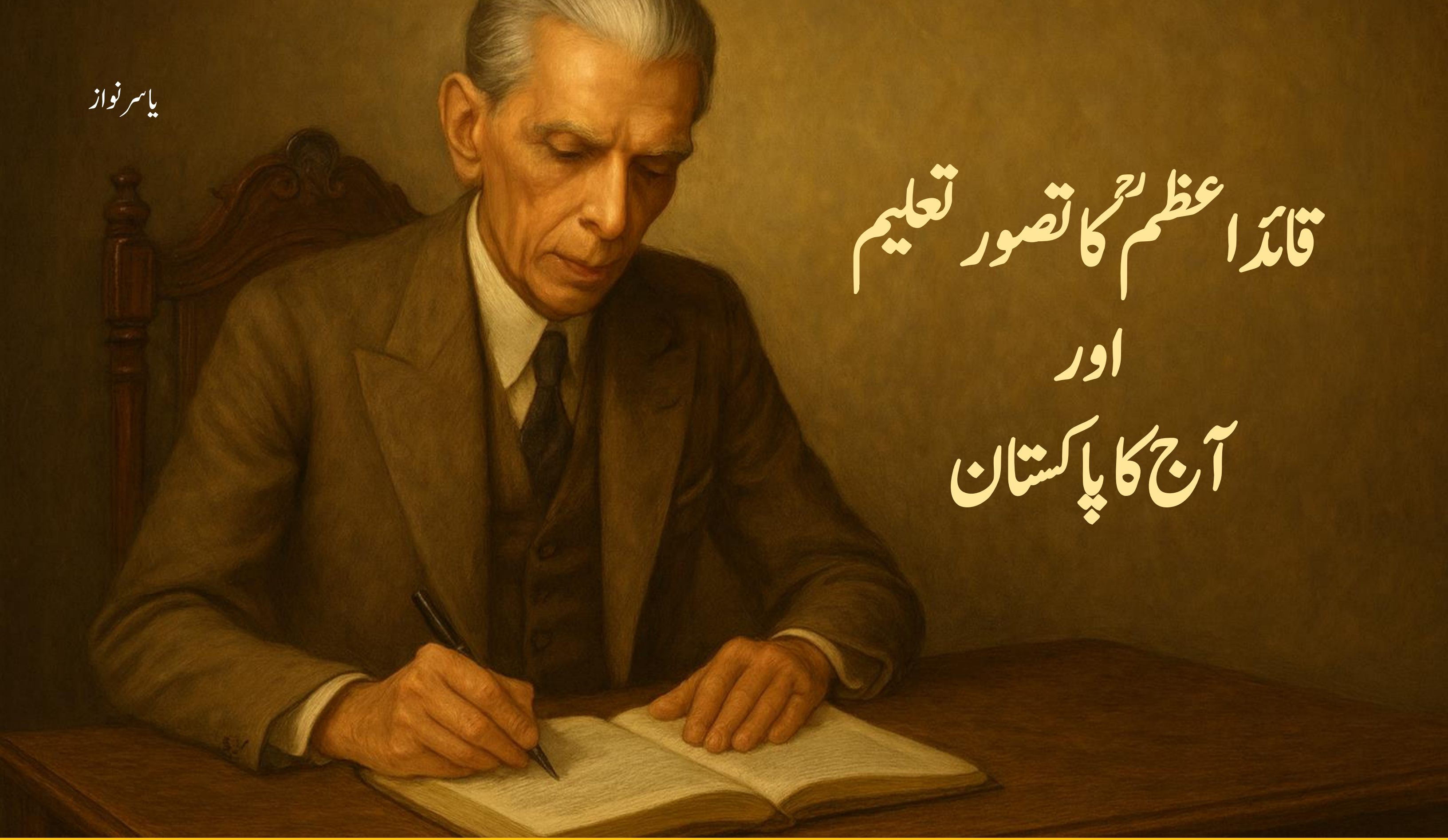

یاسر نواز

قائداعظمؒ کا تصورِ تعلیم اور آج کا پاکستان

"تعلیم ہی تاریکی سے روشنی تک کا سفر ہے؛ یہ ہماری قوم کی بقا کا حقیقی مسئلہ ہے۔"

اہمیت تعلیم

تعلیم انسان کی زندگی میں وہ روشنی ہے جو اسے جہالت، تنگ نظری اور گمراہی سے نکال کر شعور، سمجھ بوجھ اور فہم عطا کرتی ہے۔ معاشرے کی ترقی اور انسان کی کامیابی کا سب سے مضبوط ذریعہ تعلیم ہی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ فرد نہ صرف اپنی ذات کو بہتر بناتا ہے بلکہ اپنے خاندان اور قوم کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پہلی وحی — علم کا حکم

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ "ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" (سورۃ العلق، آیت 1)

یہ آیت انسان کو سب سے پہلے "پڑھنے" کا حکم دیتی ہے، جو اسلام میں تعلیم کی بنیادی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

اسلام کے علم و حکمت پر مبنی اصولوں کی روشنی میں قائداعظمؒ کا تصورِ تعلیم ایک ایسی نظامِ تربیت کا مطالبہ کرتا ہے جو کردار سازی، علمی شعور، سائنسی سوچ اور قومی خدمت کے جذبے کو یکجا کرتے ہوئے ایک باوقار، باصلاحیت اور ذمہ دار قوم تیار کرے۔

تعلیم انسان کی سوچ کو روشن کرتی ہے، کردار کو سنوارتی ہے اور مستقبل کو بہتر بناتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے انسان میں برداشت، اخلاق، امن اور معاشرتی شعور پیدا ہوتا ہے۔ معاشرے کی ترقی کا دارومدار بھی اسی بات پر ہے کہ اس کے افراد کس حد تک تعلیم یافتہ ہیں۔

قائدا عظمؒ کا تصور تعلیم

قائدا عظم محمد علی جناحؒ صرف پاکستان کے بانی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم رہنما اور نظریہ ساز بھی تھے۔ان کا تصور تعلیم کے حوالے سے بھی بہت روشن اور دور اندیشانہ تھا۔ قائدا عظم کا ایمان تھا کہ تعلیم ہی معاشرے کی ترقی اور فرد کی کامیابی کی بنیاد ہے۔وہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ نوجوانوں کو تعلیم یافتہ بنانا ہماری قومی ذمہ داری ہے۔ قائدا عظمؒ کے نزدیک تعلیم صرف کتابی علم نہیں بلکہ کردار سازی، قومی شعور اور عملی زندگی کے لیے ضروری ہنر بھی شامل ہے۔انہوں نے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ علم حاصل کریں،اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں اور ملک کی خدمت کے لیے خود کو تیار کریں۔ قائدا عظمؒ کے یہ خیالات آج کے پاکستان کے لیے نہایت اہم ہیں،کیونکہ ایک مضبوط اور ترقی یافتہ قوم کی بنیاد تعلیم یافتہ شہریوں میں مضمر ہے۔

قائدا عظمؒ کا تعلیمی ویژن: ایک روشن مینار

یہ قائدِا عظم محمد علی جناحؒ کا وہ بنیادی نظریہ تھا جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک روشن مستقبل کی طرف گامزن کرنے کا عزم دیا۔ بابائے قوم نے ہمیشہ نوجوانوں کو ملک کا سب سے بڑا سرمایہ قرار دیا اور ان کی درست تعلیم و تربیت کو پاکستان کی ترقی کی کنجی سمجھا۔ لیکن، کیا آج کا پاکستان قائد کے اس تعلیمی خواب کی تعبیر کر رہا ہے؟

قائدِا عظم محمد علی جناحؒ ایک ایسی تعلیم کے حامی تھے جو صرف ڈگریاں فراہم نہ کرے، بلکہ طلباء کو اخلاقی، جمہوری اور عملی بنیادوں پر ایک بہترین شہری بنائے۔

قائد نے طلباء سے کہا کہ وہ سیاسی شعور پیدا کریں اور ملک کے مسائل کو سمجھیں تاکہ مستقبل میں وہ درست قیادت کا انتخاب کر سکیں۔انہوں نے جمہوریت کے اصولوں اور اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھنے پر بھی زور دیا۔

اخلاقی تعلیم اور کردار سازی میں قائد کا ویژن

- قائدِا عظمؒ نے ہمیشہ "اتحاد، نظم، اور یقینِ محکم "کو قوم کا شعار قرار دیا۔ان کا تعلیمی تصور صرف نصابی کتب تک محدود نہیں تھا، بلکہ ایک مضبوط اور سچے کردار کی تشکیل پر زور دیتا تھا جو اصولوں اور ایمان پر کھڑا ہو۔
- اسلامی اصولوں کی پاسداری ان کا ماننا تھا کہ پاکستانی قومیت کی بنیاد دین اسلام ہے، لہٰذا تعلیم کو ایسے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے جو ہمیں ایک عالمی اسلامی ریاست کے کردار کے لیے تیار کرے۔

دنیا کے عظیم رہنماؤں کی طرح قائدا عظم محمد علی جناحؒ تعلیم کے پر جوش حامی تھے۔انہوں نے ایک ایسی قوم کا تصور کیا جو اعلی تعلیم سے آراستہ ہو۔ تعلیم کا ان کا تصور عملی، ترقی پسند اور مفید تھا، جس کا مقصد پاکستان کو مضبوط اقتصادی بنیادوں پر استوار کرنا تھا۔

1911 میں جناح نے گوکھلے کے ایلیمنٹری ایجوکیشن بل کی حمایت کی۔وہ بتدریج تعلیم کو لازمی اور سب کے لیے مفت کرنے پر یقین رکھتے تھے۔انہوں نے وسائل تلاش کرنے پر زور دیا، چاہے اس کا مطلب لوگوں پر ٹیکس لگانا ہو۔انہوں نے کہا، "مہذب حکومتوں کو عوام کو تعلیم دینی چاہیے،"۔

انہوں نے قومی ترقی میں خواتین کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے خواتین کی تعلیم کی وکالت کی۔اور اسلامی اصولوں کی بنیاد پر زندگی گزارنے پر زور دیا۔

17مارچ 1944 کو اسلامیہ کالج برائے خواتین، لاہور میں خطاب کرتے ہوئے قائدا عظمؒ نے کہا کہ وہ اس بات سے خوش ہیں کہ مسلم لڑکیوں کو صحیح اور معیاری تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔

عملی اور سائنسی تعلیم:

- انہوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ دل لگا کر محنت کریں اور عملی کام کو شعبدہ بازی پر فوقیت دیں۔ قائد جانتے تھے کہ جدید دنیا کے چیلنجز کا مقابلہ صرف سائنسی، تکنیکی اور پیشہ ورانہ مہارتوں سے ہی ممکن ہے۔
- ان کا فوکس جوش کی بجائے ہوش، اور صرف نعروں کی بجائے ٹھوس اقدامات پر تھا۔

جمہوری اور سیاسی شعور:

قائد نے طلباء سے کہا کہ وہ سیاسی شعور پیدا کریں اور ملک کے مسائل کو سمجھیں تاکہ مستقبل میں وہ درست قیادت کا انتخاب کر سکیں۔ انہوں نے جمہوریت کے اصولوں اور اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھنے پر بھی زور دیا۔

آج کا پاکستان: خواب اور حقیقت کا فرق

آج جب ہم قائدِ اعظمؒ کے تصورِ تعلیم کی روشنی میں پاکستان کے تعلیمی نظام کا جائزہ لیتے ہیں تو ایک گہری ندامت کا احساس ہوتا ہے۔

نظریاتی انحراف:

- آج کا تعلیمی نظام کردار سازی اور اخلاقی تربیت کی بجائے صرف امتحان پاس کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اسکولوں اور کالجوں میں رٹہ لگانے پر زور ہے، جس کے نتیجے میں قوم میں عملی کام کی بجائے محض نعروں اور شعبدہ بازی کا رواج عام ہو گیا ہے۔
- ملک کا پورا نظام، معیشت سے لے کر سماج تک، استحصال پر مبنی ہے، جبکہ قائدِ اعظمؒ نے مساوات اور انصاف پر مبنی تعلیم کا خواب دیکھا تھا۔

عملی تعلیم کا فقدان:

- ہمارے نوجوانوں کو ملک کا عضوِ معطل بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ تعلیم میں سائنس، ٹیکنالوجی اور پیشہ ورانہ مہارتوں کا معیار بین الاقوامی سطح سے بہت پیچھے ہے، جس سے ہماری قوم معاشی طور پر کمزور اور کشکول (گداگری) کا سہارا لینے پر مجبور ہے۔
- بہت سے لوگ شخصیت پرستی میں الجھ گئے ہیں اور قائد کی تعلیمات کو نظرانداز کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے ہم عملی مشکلات سے نبرد آزما نہیں ہو پا رہے ہیں۔
- تعلیمی اداروں میں سیاسی شعور کی بجائے گروہ بندی اور بے بصیرت سیاست نے جنم لیا ہے۔ جیسا کہ قائد نے انتباہ کیا تھا، آج کے حکمران طبقے میں اصولوں کی پابندی، سالمیت اور نظم و ضبط کا فقدان ہے، جو ملک کو اس کے بانی کے تصورات سے دور کر رہا ہے۔

یہ تصویر عملی تعلیم کے فقدان کی ایک جیتی جاگتی مثال پیش کرتی ہیں۔ بچوں کے چہروں پر سیکھنے کا شوق تو موجود ہے، مگر ماحول اور سہولیات ان کی صلاحیتوں کو عملی شکل دینے میں ساتھ نہیں دے رہیں۔

کتابیں تو ہاتھوں میں ہیں، مگر عمل کے وہ مواقع نہیں جو سیکھنے کو زندگی سے جوڑ دیتے ہیں۔
یہ تصاویر یاد دلاتی ہیں کہ تعلیم صرف پڑھانے کا نام نہیں — بلکہ بچوں کو سوچنے، بنانے اور تجربہ کرنے کا موقع دینا ہی حقیقی تعلیم ہے۔

مستقبل کا راستہ: قائد کے ویژن کی طرف واپسی

ہم ابھی تک پاکستان کو صحیح معنوں میں قائدِ اعظمؒ کا پاکستان نہیں بنا سکے ہیں۔ لیکن، حالات کا دھارا بدلا جا سکتا ہے۔ ہمیں صرف قائد کے بنیادی پیغام کو یاد کرنے کی ضرورت ہے:

1. **کردار سازی :** تعلیم کو سچے اسلامی اصولوں اور مضبوط اخلاقیات کی بنیاد پر استوار کرنا۔
2. **عملی مہارت :** نوجوانوں کی تعلیم و تربیت میں عملی، سائنسی اور تکنیکی شعبوں کو فوقیت دینا تاکہ وہ معاشی خود مختاری حاصل کر سکیں۔
3. **جمہوری روح :** طلباء اور اساتذہ کو آئین، قانون اور جمہوریت کے اصولوں کا حقیقی احترام سکھانا۔

اگر ہم قائدِ اعظمؒ کے خوابوں کو عملی شکل دینا چاہتے ہیں تو ہمیں اندھے اور بہرے ہونے کی بجائے ان کے فرمودات کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہوگا" : کام، کام اور بس کام"!

اسلام علم کو روشنی، ہدایت اور کامیابی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ تعلیم نہ صرف دنیاوی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ روحانی بلندی اور آخرت کی کامیابی کا راستہ بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھروں، بچوں، اور معاشرے میں تعلیم کو اولین ترجیح بنائیں تاکہ ہم ایک روشن، ترقی یافتہ اور پُرامن مستقبل کی بنیاد رکھ سکیں

اسلام کے علم و حکمت پر مبنی اصولوں کی روشنی میں قائدِ اعظمؒ کا تصورِ تعلیم ایک ایسی نظامِ تربیت کا مطالبہ کرتا ہے جو کردار سازی، علمی شعور، سائنسی سوچ اور قومی خدمت کے جذبے کو یکجا کرتے ہوئے ایک باوقار، باصلاحیت اور ذمہ دار قوم تیار کرے۔

مالک خان سیال

معذور بچوں کی ورزشیں اور کھیل

صحت کی اہمیت وافادیت ہر دور میں مسلمہ رہی ہے اور آج بھی صحت کی افادیت سے کوئی فرد انکار نہیں کر سکتا۔اللہ تعالی نے ہر انسان کو بہترین ترکیب سے بنایااور اس کو مختلف قسم کی ان گنت صلاحیتیں ودیعت کیں۔ان صلاحیتوں اور نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا صحیح اور بہتر استعمال بھی لازمی ہے۔رب کائنات نے افراد میں انفرادی اختلافات اور تنوع پیدا کرنے کے لیے انہیں ایک دوسرے سے مختلف صلاحیتوں اور نعمتوں سے نوازا۔کسی کو کوئی چیز کم اور کسی کو زیادہ عطا فرمائی۔

جہاں اللہ تعالی انسان کو اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے وہاں اسے آزماتا بھی ہے۔اگر ہم کائنات کے کسی گوشے پر غور سے نگاہ اٹھا کر دیکھیں تو ہمیں اس بات کے بے شمار عملی ثبوت مل جائیں گے۔ان آزمائشوں میں سے ایک آزمائش بچوں کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی معذوری بھی ہے۔ان معذور بچوں کو اصطلاح میں خصوصی بچے کہتے ہیں اور ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت کو خصوصی تعلیم کہتے ہیں۔

خصوصی بچے تین طرح کے ہوتے ہیں:

1) ایسے بچے جو پیدائشی طور پر یا پیدائش کے بعد کسی حادثے کے باعث جسمانی اعضاء کی کمزوری کا شکار ہو جائیں یا کسی عضو سے محروم ہو جائیں جسمانی طور پر معذور بچے کہلاتے ہیں۔

2) ایسے بچے جو پیدائشی طور پر یا پیدائش کے بعد ذہنی یا اعصابی طور پر کمزور ہو جاتے ہیں ذہنی طور پر معذور بچے کہلاتے ہیں۔

3) ایسے بچے جو انتہائی درجے کے حساس ہوتے ہیں۔جب استاد ان کے ساتھ تفاوت کا برتاؤ کرتا ہے یا وہ اپنے سے نالائق بچے کو زیادہ اہمیت ملتی دیکھتے ہیں تو وہ ذہنی طور پر جذباتی ہو جاتے ہیں۔ایسے بچوں کو جذباتی طور پر معذور بچے کہا جاتا ہے۔

جسمانی طور پر معذور بچے کسی عضو کے نہ ہونے یا کمزور ہونے کی وجہ سے عام طور پر احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔وہ جب نارمل بچوں کو ایسے کام کرتے دیکھتے ہیں جن کو وہ جسمانی کمزوری کی بنا پر کرنے سے قاصر ہوتے ہیں تو پریشان ہو جاتے ہیں۔یہی پریشانی اور کمتری کا احساس ان کی شخصیت کی نمو میں منفی کردار ادا کرتا ہے۔وہ ارادی اور غیر ارادی طور پر یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ وہ زندگی میں کچھ نہیں کر سکتے۔

ایسے افراد بعض اوقات تقدیر سے بھی شکوہ کناں ہوتے ہیں اور اپنی ناکامیوں کا ذمہ دار تقدیر کو یا دوسرے افراد کو ٹھہراتے ہیں۔ایسے بچے انفرادی توجہ کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں اور اگر پیار سے ان کی دیکھ بھال کی جائے تو انہیں بآسانی معاشرے کے نارمل افراد کی طرح زندگی گزارنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

جسمانی طور پر معذور بچے اکثر ذہنی طور پر تندرست ہوتے ہیں اور اگر ان کی ذہنی صلاحیتوں کی طرف خاطر خواہ توجہ دی جائے تو یہ غیر معمولی نتائج دیتے ہیں۔اب یہ والدین اور معلم کے اوپر ہے کہ وہ کس طرح سے ان بچوں کے اندر سے کمتری کے احساس کو ختم کر کے انہیں ذہنی طور پر کارآمد بناتے ہیں۔اس میں ان کو ورزشوں اور کھیلوں کے ذریعے نارمل ہونے کا احساس دلانا بھی ہو سکتا ہے اور کونسلنگ کی مدد سے رہنمائی فراہم کرنا بھی۔والدین اور اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ جسمانی طور پر معذور بچے کے طبعی رجحان اور ذہنی سطح کو دیکھتے ہوئے اس کے لیے ایسی سرگرمیوں کا انتخاب کریں کہ جسمانی معذوری ان کی کامیابی کی راہ میں دیوار نہ بننے پائے اور نتیجتاً وہ معاشرے کا کارآمد حصہ بن سکیں۔

جسمانی طور پر معذور بچوں کو مختلف کھیلوں اور ورزشوں کی بدولت معاشرے کے مفید افراد بنایا جا سکتا ہے اور ان کے عذر کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔اگر ان بچوں کو اپنی نگرانی میں مخصوص ورزشیں اور اصلاحی کھیل کروائے جائیں تو جہاں یہ بچے والہانہ ان سرگرمیوں میں حصہ لیں گے اور لطف اندوز ہوں گے وہیں ان کو خوداعتمادی حاصل ہو گی اور اسی خوداعتمادی کے نتیجے میں وہ مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو سکیں گے۔

جسمانی طور پر معذور بچوں کی ورزشیں

1) بچے کو ویل چیئر پر بٹھایا جائے۔اس کے سامنے گیند ویل چیئر کے قریب نیچے زمین پر رکھ دی جائے اور بچے کو کہا جائے کہ وہ ہاتھ پاؤں کی مدد سے اس کو اٹھانے کی کوشش کرے۔اس طرح کرنے سے بچے کے بازوؤں اور ٹانگوں کی ورزش ہو گی۔

2) بچے کو ویل چیئر پر بٹھایا جائے اور غبارے میں ہوا بھر کر رسی کے ذریعے سے ویل چیئر سے باندھ دیا جائے۔بچہ غبارے کو چھونے یا پکڑنے کی کوشش کرے گا تو اس کے ہاتھوں اور پاؤں کی ورزش ہو گی۔

3) بچے کو فومی گدے پر لٹایا جائے اور اس کو کہا جائے کہ وہ اپنے جسم کو پھیلائے اور اکٹھا کرے۔اس طرح کرنے سے بچے کی پیٹھ اور پیٹ کی ورزش ہو گی۔

4) بچے کو سیدھا لٹایا جائے اور اس کو کہا جائے کہ وہ کہنیوں اور ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنا زور لگاتے ہوئے کھڑا ہونے کی کوشش کرے۔اس سے بچے کے بازوؤں اور کندھوں کی ورزش ہو گی۔

5) بچے کو گدے پر لٹایا جائے اور اس کے سامنے رسہ باندھا جائے وہ رسے کو پکڑتے ہوئے ہاتھوں کی مدد سے زور لگا کر جسم کو کھینچنے کی کوشش کرے۔اس سے بچے کی پیٹھ، چھاتی اور پیٹ کی ورزش ہو گی۔

6) بازو اور چھاتی کی ورزش کے لیے بچے کو زینے کے نزدیک لٹا دیا جائے۔بچہ زینے کو پکڑ کر آہستہ آہستہ اوپر جانے کی کوشش کرے۔

7) بچے کو سہارا دے کر رسے کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے۔بچہ توازن برقرار رکھتے ہوئے ہاتھ اور ٹانگوں کی قوت استعمال کرتے ہوئے کچھ دیر کے لیے اپنے آپ کو کھڑا رکھنے کی کوشش کرے گا۔جس سے اس کی ٹانگوں، بازوؤں اور توازن کی ورزش ہو سکے گی۔

8) لکڑی کے چورس شہتیر پر جس پر فوم رکھا ہوا ہو بچے کو لٹا دیا جائے۔جو کم از کم زمین سے تین یا چار انچ اونچا ہو۔یاد رہے کہ بچے کو چھاتی کے بل لٹایا جائے۔بچہ ہاتھ اور گھٹنوں کی مدد سے آگے کو حرکت کرے۔یہ عمل بار بار دہرایا جائے اس سے بچے کی پیٹ اور کندھے کی ورزش ہو گی۔

جسمانی طور پر معذور بچوں کے کھیل

1) ویل چیئر پر بچے کو بٹھایا جائے اور وہ آہستہ آہستہ ہاتھوں کی مدد سے اس کو چلانے کی کوشش کرے۔ اسی طرح دو یا چار کی تعداد میں بچوں کو لائن میں ویل چیئر پر بٹھایا جائے۔ ایک لائن کی حد مقرر کر دی جائے جہاں بچے ویل چیئر چلا کر جائیں۔ جو بچہ پہلے وہاں تک پہنچے گا وہ جیت جائے گا۔ اس طرح ویل چیئر کو ہاتھوں یا پاؤں کے ذریعے چلا کر بچوں میں مقابلہ کی فضا پیدا کر کے دلچسپ کھیل کروایا جاسکتا ہے۔

2) بچے کو ویل چیئر پر بٹھایا جائے۔ اس کے سامنے ویل چیئر کے ساتھ بال رکھ دی جائے۔ آگے ایک حد مقرر کر دی جائے۔ بچہ بال کو رول کر کے وہاں تک لے جائے۔ یہ کھیل دو، دو اور چار چار کے گروپوں میں بھی کھیلا جاسکتا ہے۔

3) بال یا غبارہ رسی کے ساتھ ویل چیئر کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ ویل چیئر پر بیٹھے ہوئے بچہ اس کو ہاتھ سے پکڑنے کی کوشش کرے۔ بار بار کی کوشش سے بچہ لطف اندوز ہوگا جبکہ بال پکڑ لینے کی صورت میں اسے مسرت حاصل ہوگی۔ دوسرا بچہ بیساکھی کے سہارے کھڑا ہوگا۔ اس کے سامنے پول کے ساتھ باندھ کر لٹکتا ہوا بال ہوگا۔ بچہ اپنے ہاتھ سے بال کو مارے گا اور بال وہ جھول کر آگے جائے گا۔ جب واپس آئے گا تو اسے دوبارہ مارے گا۔ اس طرح چیئر پر بیٹھا بچہ پکڑنے کی کوشش کرتا رہے گا جبکہ بیساکھی والا بچہ اسے پہلے بچے کی طرف ٹھوکر لگاتا رہے گا۔ یہ عمل بار بار کیا جائے گا۔

4) دیوار پر سامنے نشان لگا دیے جائیں۔ اس کے سامنے بچوں کو ویل چیئر پر بٹھایا جائے اور ان کے ہاتھوں میں گیند دیے جائیں۔ وہ سامنے گیند کو اس نشان پر مارنے کی کوشش کریں۔ اس طرح بچے آپس میں مقابلہ کریں گے۔ جو بچہ زیادہ گیندیں نشان پر مارے گا وہ جیت جائے گا۔

5) ویل چیئر پر بچے کو بٹھایا جائے۔ مددگار بچہ بیساکھی والا ساتھ ہو۔ گاڑھے ہوئے پول کے ساتھ رسی کے ساتھ باندھا ہوا بال لٹکا دیا جائے۔ اس کے سامنے بھری ہوئی بوتلیں رکھ دی جائیں۔ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ رسی اتنی لمبی ہو کہ بال جھول کر ان بوتلوں کو چھو سکے۔ بچے باری باری بال کو جھلا کر بوتلوں کو چھونے کی کوشش کریں۔ جو بچہ زیادہ تعداد میں بوتلیں چھولے گا وہ جیت جائے گا۔

6) بچے دو اور تین کے گروپوں میں ویل چیئرز پر بیٹھیں۔ اس گروپ کے درمیان میں پول گاڑھا جائے، جس کے ساتھ رسی سے باندھا ہوا گیند اس کے ساتھ لٹکا دیا جائے۔ اس کی رسی اتنی لمبی ہو کہ وہ جھلاتے ہوئے ان بچوں تک پہنچ جانی چاہیے۔ بچے بال کو جھلا کر ایک دوسرے کو پاس دیں۔ بال ہر ایک بچے کے پاس جھول کر جانا چاہیے اس طرح یہ بچے بال کو پکڑنے اور پاس دینے کی مشق کرتے رہیں۔

اس کے علاوہ مزید متعدد کھیل ضرورت کے پیش نظر ترتیب دیے جا سکتے ہیں۔ کھیل کے دوران معلم اس بات پر فوکس کرے کہ بچے کھیل کے دوران دشواری کا شکار نہ ہو اور نہ ہی اسے محرومی کا احساس ہونے پائے۔ معلم نگرانی کے لیے کھیل کے دوران موجود رہے اور بچوں کے لیے تحسین بھرے فقرات اور رہنمائی کا سامان کرتا رہے۔ اگر والدین اور اساتذہ تھوڑی سی توجہ ان جسمانی معذور بچوں پر کر دیں تو یقیناً ان بچوں کی زندگیوں میں بہار لائی جاسکتی ہے۔

مصباح کرن

How to Ensure Effective Language Teaching in Your School?

چند اہم معیارات

زبان کی معیاری تدریس

زبان، یعنی انگریزی اور اردو کی تدریس سکول کی تعلیم میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان پر دسترس سے ہی بچے دیگر مضامین میں موجود تصورات کو سمجھنے اور انہیں بیان کرنے کی استعداد حاصل کرتے ہیں۔ سکول کے ذمہ دار اور سربراہ کی حیثیت سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم زبان کی تدریس کو موثر بنائیں اور بچوں کو اس قابل بنائیں کہ ان کا نہ صرف ذخیرہ الفاظ بہترین ہو بلکہ وہ جملے اور عبارت تک کی تخلیق کے مراحل اچھی طرح طے کر سکیں۔

جب کبھی آپ کو زبان کے کمرہ جماعت کو دیکھنے اور جانچنے کا موقع ملے تو کیا چیزیں ہیں جو دیکھنی چاہییں۔ ذیل میں اہم ایسی چند اہم باتیں بیان کررہے ہیں جو زبان کی کلاس روم کا لازمی جزو ہیں اور جن کے بغیر زبان کی موثر تدریس ممکن ہی نہیں۔ پرنسپل یا کسی بھی مشاہدہ کار observer کو چاہیے کہ وہ زبان کے کلاس روم میں ان امور کو یقینی بنائیں :

کیا کلاس میں قرات یعنی بلند خوانی Aloud Reading ہو رہی ہے؟

روزانہ سبق اور اس سے منسلک سوال و جواب اور تفصیلات کو اونچی آواز میں پڑھنے سے نہ صرف طلباء ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ طلبہ الفاظ کے درست تلفظ، صحت اور ادائیگی سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ نیز یہ انداز طلبہ کو اظہار خیال سکھاتا ہے اور طلباء بحث میں آسانی سے حصہ لے سکتے ہیں۔ پڑھائی کے دوران اساتذہ کو چاہیے کہ وقفے وقفے سے رُک کر ان الفاظ کو دہرائیں جو مصنف نے زیادہ استعمال کیے ہیں۔ کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن سے بچے ناواقف ہوتے ہیں، انہیں اونچی آواز میں دوہراتے ہوئے ان کے مطالب پر بھی روشنی ڈالنی چاہیے۔

ذخیرہ الفاظ بڑھانے کے لیے اساتذہ کیا سرگرمیاں کررہے ہیں؟

اپنے کلاس وزٹ کے دوران یہ بھی دیکھیے کہ بچوں کے ذخیرہ الفاظ کو بڑھانے کے لیے اساتذہ کیا سرگرمیاں کررہے ہیں، مثال کے طور پر ڈکشنری یا لغت کا استعمال ہورہاہے یا نہیں۔ بچوں کے لیے نمایاں کرکے اسباق میں آنے والے مشکل الفاظ کہیں لکھے گئے ہیں یا نہیں اوراسی طرح الفاظ کا جملوں میں استعمال سکھایا جارہاہے یا نہیں۔ یہ سب ضروری ہیں۔ اسی طرح کی ایک خوب صورت اوراہم سرگرمی الفاظ کی دیوار Word Wall بھی ہے۔ الفاظ کا یہ منظم ذخیرہ طلباء کو ہمیشہ دستیاب رہنے والی مدد ہے۔ الفاظ کی دیوار ایک منفرد خیال ہے اور ہر مضمون کے لیے بنائی جاسکتی ہے۔ بچوں کو مصروف رکھنے کے لیے ان سے نئے الفاظ تلاش کرنے کے لیے کہیں۔ ہر سبق سے نئے الفاظ اساتذہ اور بچے مل کر الفاظ کی دیوار پر لگا سکتے ہیں۔ بچوں کو اجازت دیں کہ وہ خود سے دیوار میں نئے الفاظ کا اضافہ کرسکیں اور پھر سبق کی پڑھائی اور خصوصاً لکھائی کے دوران دیوار پر لکھے گئے الفاظ کی مدد لیں۔

اسی طرح اگر مکمل دیوار بنانا مشکل ہو تو کچھ چارٹس کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ ایک سبق، ایک ٹرم یا کسی مخصوص دورانیہ کے اسباق کے لیے ذخیرہ الفاظ کے چارٹس بنائے جاسکتے ہیں، اساتذہ سے کہیے کہ وہ ذخیرہ الفاظ کے چارٹس یا دیوار اسباق کی تدریس کے ساتھ ساتھ تیار کرواتے رہیں اور مختلف مواقع پر بچوں کی مشق drill ضرور کروائیں تاکہ بچوں کے ذہن میں تمام ذخیرہ الفاظ تازہ رہے اور وہ اسے اپنی ضرورت کے تحت استعمال میں لاسکیں۔

کیا زبان کی کلاس میں لائبریری موجود ہے؟

زبان کی تدریس کا تصور وسیع مطالعہ کے بغیر مہمل ہے۔ یعنی اگر کلاس میں بچوں کے لیے ان کی عمر اور درجے کی مناسبت سے اضافی کتب موجود نہیں اور بچے ان کتب سے استفادہ نہیں کررہے تو زبان کی تدریس معیاری نہیں کہی جاسکتی۔ بچوں کے لیے ذخیرہ الفاظ سیکھنے اور الفاظ کے استعمال سے واقف ہونے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ان کا مطالعہ زیادہ سے زیادہ کروایا جاسکے۔ اس مقصد کے لیے چاہے مختصر سی کیوں نہ ہو، کلاس روم میں لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔ اگر اساتذہ بچوں کی مدد لیں تو بچے خود بھی اپنی لائبریری تیار کرسکتے ہیں اور اپنی لائبریری کو مختلف تصاویر، میگزین، تصویری ناولز اور سفر ناموں سے آراستہ کرسکتے ہیں۔ اس لائبریری میں جتنا زیادہ اور بہترین مواد موجود ہوگا طلباء اتنا زیادہ پڑھنے کی طرف آئیں گے اور اتنا ہی زیادہ زبان سے متعلق ان کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔

کیا بچوں کے سامنے بہترین زبان پیش کی جارہی ہے؟

اس بات کو یقینی بنائیے کہ بچوں کے سامنے بہترین زبان پیش کی جارہی ہو۔ اساتذہ کے اپنے الفاظ اور تلفظ کی صورت میں، کمرہ جماعت میں آویزاں چارٹس اور اقوال زریں کی صورت میں اور اسی طرح سکول کے ذمہ داران کی بہترین نصیحتوں کی صورت میں بچوں کے سامنے اگر اعلیٰ درجے کی زبان پیش کی جارہی ہوگی تب ہی بچوں کو اس زبان کی عادت ہوگی۔ زبان بنیادی طور پر کتابوں سے زیادہ نقالی سے سیکھی جاتی ہے، ہم سب نے اپنی مادری زبانیں، ان کے تلفظ اور مختلف علاقوں کے منفرد لہجے اسی طرح سیکھے ہیں۔ لہٰذا بچوں کو اس سے محروم مت کیجیے اور انہیں موقع دیجیے کہ وہ زبان کے استاد اور خود پرنسپل یا ذمہ داران سے بہترین زبان اور اس کا بہترین لب ولہجہ حاصل کریں۔

کیا دوران تدریس طلبہ کو الفاظ سے مطالب اور مفاہیم سے آشنا کیا جارہاہے؟

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ مختلف الفاظ مختلف پس منظر اور جملوں میں اپنا مفہوم بدلتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اساتذہ بچوں کے ساتھ پڑھائی کے دوران الفاظ کے استعمالات کو زیر بحث لائیں۔ پڑھائی کے دوران ان طریقوں کو زیر غور لائیں جس میں مصنف نے زبان کو استعمال کیا ہے۔ جب طلباء آزادی سے اپنا سبق مکمل دھیان سے پڑھ رہے ہوں گے تو وہ بھی آپ کے ساتھ زبان کی ان باریکیوں کو ڈھونڈنے میں مدد کریں گے۔ پڑھتے ہوئے کہانی میں جہاں ایسی باریکی نظر آئے اسے پنسل کی مدد سے نقطے لگا کر دائرہ میں لے آئیں یا چھوٹے کارڈز پر لکھ کر چسپاں کرلیں اور بعد میں ان کی درجہ بندی کرلیں کہ یہ کس اصطلاح سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سرگرمی سے طلباء پڑھائی میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

کیا طلبہ الفاظ کے ہجے اور سپیلنگ پر بھی اپنی گرفت مضبوط کر رہے ہیں؟

ایک ضروری کام بچوں کو الفاظ درست ہجوں یا انگریزی میں درست سپیلنگ کے ساتھ لکھوانا بھی ہے۔ اس کی مشق کئی انداز سے کروائی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر انگریزی میں rhyming words یا ہم وزن الفاظ کے ذریعے بہت سے نئے الفاظ بچوں کو ذہن نشین کروائے جاسکتے ہیں۔ انگریزی میں سپیلنگ کے کچھ اصول بھی ہوتے ہیں، درجات کی ترقی کے ساتھ ساتھ بچوں کو ان کو سمجھانا اور یاد کروانا چاہیے۔ اسی طرح اردو میں مستعمل عربی الفاظ کے مادے کی شناخت اور ان کی مدد سے فاعل، فعل، مفعول وغیرہ کی مشق بہت اہم ہے۔ بچوں کو اس مشق سے الفاظ اس طرح یاد ہوتے ہیں کہ وہ ان کو پھر ہمیشہ درست انداز سے ہی استعمال کرتے ہیں۔

کیا تخلیقی لکھائی سکھائی جا رہی ہے اور اس کے دوران بہترین الفاظ کا استعمال سکھایا جا رہا ہے؟

زبان کی تدریس کا ایک بلند تر مقصد بچوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ لکھ کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرسکیں اور بہترین الفاظ اور جملوں کے ساتھ کرسکیں۔ بچوں کی اچھی تحریریں ان کے لیے اثاثہ ثابت ہوتی ہیں اور بڑے ہو کر انہیں مصنف، ادیب اور شاعر بناتی ہیں۔

بحیثیت سربراہ ادارہ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ زبان کی کلاس روم میں بچوں کو کس قسم کی تحریر لکھنے کی مشق کروائی جا رہی ہے۔ کیا بچے اپنے جملے خود بنا رہے ہیں اور ان جملوں میں الفاظ کا چناؤ خود کر پا رہے ہیں یا پھر بچوں کو رٹے رٹائے الفاظ اور جملوں کی مدد سے لکھنا سکھایا جا رہا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اساتذہ لکھے لکھائے مضامین انہیں یاد کرنے اور لکھنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو یہ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کا گلا گھوٹنے کے مترادف ہوگا۔ بچوں کو خود سے لکھنے کا عادی بنانا ضروری ہے۔ اس کی ابتدا اگرچہ بہت معمولی الفاظ، خالی جگہوں یا سوالات کے مختصر جوابات سے ہو سکتی ہے جو ایک یا دو جملوں پر مشتمل ہوں، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ بڑے درجات میں بچوں سے پیراگراف اور مضامین ان کے اپنے الفاظ میں ضرور لکھوانے چاہییں۔ اس کے بغیر زبان کی تدریس کے مقاصد کبھی حاصل نہیں ہو سکتے۔

کیا اساتذہ بچوں کو بولنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں؟

زبان کی کلاس روم گونگی بہری نہیں ہو سکتی۔ جب تک طلبہ بول کر اپنی بات نہیں کرسکیں گے، وہ لکھ بھی نہیں سکیں گے۔ لہٰذا زبان کی کلاس روم میں ضروری ہے کہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ بولنے کا موقع دیا جائے اور اساتذہ ایسی سرگرمیاں تیار کریں جن میں بچوں کو یہ مواقع زیادہ دستیاب ہو سکیں۔ اپنے طلباء سے بات چیت کریں۔ ذاتی گفتگو بچے کو سارے الفاظ استعمال کرنے پر مجبور کرتی ہے اور اس طرح آپ انہیں تہذیب سے گفتگو کے آداب اور گفتگو میں زبان استعمال کرنا بھی سکھا رہے ہیں۔ گفتگو بھی ایک مہارت ہے جسے ٹیکنالوجی ختم کر رہی ہے۔ ریسٹورنٹس یا کسی بھی بڑے اجتماع میں لوگ مناظر سے لطف اندوز ہونے اور ایک دوسرے سے بات چیت کرنے کی بجائے اپنے موبائل کی سکرین میں کھوئے ہوتے ہیں۔ اپنے اہداف میں شامل کر لیں کہ آپ کو روزانہ کسی ایک طالب علم سے تفصیلی گفتگو کرنی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ ان کے بارے میں زیادہ جانیں گے اور وہ آپ کو کچھ بھی بتانے میں کم جھجک کا شکار ہوں گے۔

کیا اساتذہ اپنی گفتگو میں بہترین انداز پیش کر رہے ہیں؟

اساتذہ کو یہ بات سکھائیے کہ جب آپ کلاس میں اونچی آواز میں پڑھ رہے ہوں تو کسی تیسرے درجے کے متوسط طالب علم کی طرح نہیں بلکہ کسی بالغ فرد کی طرح پڑھیں جو متعلقہ زبان پر دسترس رکھتا ہو۔ درست آواز کا اُتار چڑھاؤ، درست تلفظ کا استعمال کریں۔ یہ طریقہ کار طلباء کو روانی سے اور درست تلفظ سے پڑھنے میں مدد کرے گا۔ کلاس میں طلباء سے بات چیت کرتے ہوئے بھی یہی طریقہ کار استعمال کریں۔ مناسب اور درست اصطلاح کا استعمال کریں۔ درست الفاظ اور درست اصطلاح کا استعمال بہت ضروری ہے تاکہ طلباء صحیح تلفظ سیکھ سکیں۔

زبان کے کمرہ جماعت کا جائزہ فارم

Language Classroom Observation Form

نام معلم/معلّمہ.. جماعت:.. سیکشن: .. ..

مشاہدہ کار کا نام:.. مشاہدہ کی تاریخ: .... دستخط مشاہدہ کار: ....

نمبر شمار	سوالات	شان دار	بہت اچھا	اچھا	تسلی بخش	قابل اصلاح	تبصرہ، بہتری کے لیے تجاویز
1	کیا کلاس میں قرات یعنی بلند خوانی Aloud Reading ہو رہی ہے؟						
2	ذخیرہ الفاظ بڑھانے کے لیے اساتذہ کیا سرگرمیاں کر رہے ہیں؟						
3	کیا زبان کی کلاس میں لائبریری موجود ہے؟						
4	کیا بچوں کے سامنے بہترین زبان پیش کی جا رہی ہے؟						
5	کیا دوران تدریس طلبہ کو الفاظ سے مطالب اور مفاہیم سے آشنا کیا جا رہا ہے؟						
6	کیا تخلیقی لکھائی سکھائی جا رہی ہے اور اس کے دوران بہترین الفاظ کا استعمال سکھایا جا رہا ہے؟						
7	کیا طلبہ الفاظ کے ہجے اور سپیلنگ پر بھی اپنی گرفت مضبوط کر رہے ہیں؟						
8	کیا اساتذہ بچوں کو بولنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں؟						
9	کیا اساتذہ اپنی گفتگو میں بہترین انداز بیان پیش کر رہے ہیں؟						
10	کیا بچوں کو گھر میں بھی بہترین زبان کے استعمال پر ابھارا جا رہا ہے؟						
11	کیا کلاس میں کوئی لغت یا ڈکشنری موجود ہے اور اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے؟						
12	کیا بچوں کی نوٹ بکس تخلیقی لکھائی اور زبان کے موثر تعلم کا ثبوت پیش کر رہی ہے؟						

مجموعی تبصرہ، تاثرات، تجاویز:

....

....

محمد طاہر عباس

روبوٹکس سکھانے کے آسان طریقے

روبوٹکس ایک جدید سائنس ہے جس میں انسان ایسی مشینیں (روبوٹس) بناتا ہے جو خودکار طریقے سے کام کر سکتی ہیں۔یہ سائنس مکینیکل، الیکٹرانکس اور کمپیوٹر پروگرامنگ کے امتزاج سے وجود میں آتی ہے۔روبوٹکس کا مقصد ایسے روبوٹس تیار کرنا ہے جو انسانی مدد کے بغیر مخصوص کام انجام دے سکیں۔آج کی دنیا میں ٹیکنالوجی ہر میدان میں اپنی جگہ بنا چکی ہے،اور روبوٹکس(Robotics) مستقبل کی سب سے اہم مہارتوں میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔اگر بچوں کو ابتدائی عمر میں ہی روبوٹکس کی بنیادی سمجھ دی جائے تو وہ نہ صرف سائنس اور ٹیکنالوجی میں دلچسپی لیتے ہیں بلکہ مسائل حل کرنے اور تخلیقی سوچنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتے ہیں۔یہاں کچھ مؤثر طریقہ کار اور قابل عمل آئیڈیاز ہیں جن کے ذریعے بچوں کو روبوٹکس سکھایا جاسکتا ہے اور بچوں میں روبوٹکس سیکھنے کے حوالے سے دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے

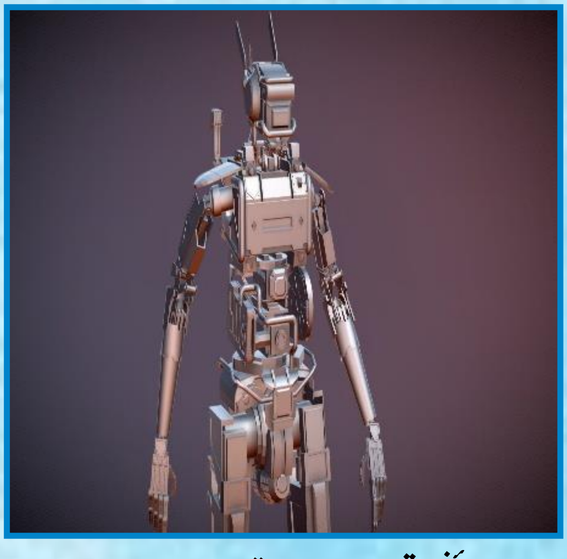

آسان تصورات سے آغاز

مقصد:

بچوں میں روبوٹکس کی بنیادی سمجھ پیدا کرنا تاکہ وہ پیچیدہ تصورات کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ سکیں۔

سرگرمی:

طلبہ سے سوالات کریں جیسے:روبوٹ کیا ہوتا ہے؟ روبوٹ اور انسان میں کیا فرق ہے؟ روبوٹ کیسے چلتا ہے(بیٹری، سینسر، کوڈنگ وغیرہ)؟تصویری چارٹس یا ماڈلز کے ذریعے سمجھائیں۔ **نتیجہ:** بچوں میں روبوٹ کے تصور کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔ وہ نئے الفاظ،اصطلاحات اور سائنسی تصورات سے واقف ہوتے ہیں۔

انسانی روبوٹ گیم

مقصد: بچوں کو "کمانڈ دینے" اور "پروگرامنگ" کا تصور سکھانا۔

سرگرمی:

ایک بچہ روبوٹ بنے۔ باقی بچے اسے ہدایات دیں جیسے: "دو قدم آگے بڑھو"، "دائیں مڑو"، "پینسل اٹھاؤ"۔

نتیجہ: ہدایات کی سمجھ، منطقی سوچ اور پروگرامنگ کی بنیادی تربیت (بغیر کمپیوٹر کے)۔

کہانی پر مبنی روبوٹ ڈیزائن

مقصد: تخلیقی سوچ اور ٹیکنالوجی کو یکجا کرنا۔

سرگرمی:

بچوں سے کہیں کہ وہ ایک کہانی یا تصویر بنائیں:

ایسا روبوٹ جو گھر یا اسکول میں مدد کرے —— وہ کیا کرے گا؟

نتیجہ: تخیل، ہمدردی، اور تخلیقی ڈیزائن سوچ۔

عملی سرگرمیاں (Hands-On Learning)

مقصد:

بچوں کو خود کر کے سیکھنے کا موقع دینا تاکہ وہ مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعے سمجھ سکیں۔

سرگرمی:

بچوں سے کہیں کہ روبوٹ کو مخصوص راستے پر چلائیں۔

آواز، روشنی یا رکاوٹ پر روبوٹ کی حرکت کو کنٹرول کریں۔

ہر گروپ اپنی سرگرمی کا مظاہرہ کلاس میں کرے۔

نتیجہ:

بچے تجربے سے سیکھتے ہیں اور **مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت** پیدا کرتے ہیں۔ ان میں **سائنسی سوچ، مشاہدہ اور دلچسپی** بڑھتی ہے۔

پیپر یا کارڈبورڈ سے روبوٹ بنانا

مقصد: طلبہ کو روبوٹ کے مختلف حصوں (سر، بازو، ٹانگیں، سینسرز) سے روشناس کروانا۔

سرگرمی:

بچوں کو کارڈبورڈ، گوند، رنگین مارکرز اور بوتلوں کے ڈھکن فراہم کریں۔

انہیں اپنا روبوٹ ڈیزائن کرنے کو کہیں۔

آخر میں ان سے سوال کریں: "اگر تمہارا روبوٹ بول سکتا یا حرکت کر سکتا، تو وہ کیا کرتا؟"

نتیجہ: تخیل، ڈیزائن سوچ، اور روبوٹ کے اجزاء کی پہچان۔

کھیل اور سرگرمیوں کے ذریعے سیکھانا

مقصد:

بچوں کے سیکھنے کے عمل کو دلچسپ اور عملی بنانا تاکہ وہ روبوٹکس کے بنیادی اصولوں کو کھیل کے ذریعے سمجھ سکیں۔

سرگرمی:

بچوں کو لیگو بلاکس (LEGO blocks)، موٹرز اور سینسرز فراہم کریں۔

چھوٹے گروپس میں ٹیم ورک کروائیں تاکہ وہ روبوٹ کا ڈیزائن اور حرکت کا نظام تیار کریں۔ نیز شکل میں پیش کریں تاکہ بچوں کی دلچسپی برقرار رہے۔

نتیجہ:

بچے کھیل کے ذریعے روبوٹ کے اجزاء، حرکت، اور ترتیب کو سمجھتے ہیں۔

ان میں تخلیقی صلاحیت اور تعاون (Teamwork) کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

آرٹ اور روبو ٹکس کا امتزاج

مقصد:

روبو ٹکس کو فن (Art) کے ذریعے مزید پر کشش بنانا اور بچوں کی تخلیقی سوچ کو ابھارنا۔

سر گرمی:

Drawing Robot تیار کروائیں جو خود کار لائنیں بنائے۔

بچے اپنے روبوٹ کو **رنگوں، اسٹیکرز اور کارڈ شیٹس** سے سجا کر پیش کریں۔

نتیجہ:

بچوں میں **فن اور سائنس کا امتزاج** پیدا ہوتا ہے۔ ان کی **تخلیقی صلاحیت** اور **اعتماد** میں اضافہ ہوتا ہے۔

اساتذہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی

مقصد:

طلبہ میں خود اعتمادی، تجرباتی سیکھنے اور مثبت رویہ پیدا کرنا۔

سر گرمی:

اساتذہ بچوں کے ہر چھوٹے تجربے کی **تعریف** کریں۔

انہیں ناکامی کو **سیکھنے کا حصہ** سمجھنے پر آمادہ کریں۔ "**خود کرنے (Do It Yourself)**" کا ماحول پیدا کریں۔

نتیجہ:

طلبہ میں اعتماد، جستجو اور خود سیکھنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

سیکھنے کا عمل خوشگوار، عملی اور دیرپا ہو جاتا ہے۔

سیکھانے کا مقصد

روبو ٹکس کا مقصد صرف روبوٹ بنانا نہیں، بلکہ: سائنس، ریاضی اور لاجک (Logic) کو عملی طور پر سمجھانا، تخلیقی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت پیدا کرنا، اور ٹیم ورک اور لیڈرشپ سکھانا ہے۔

روبو ٹکس کا روشن مستقبل

اگر ابتدائی عمر ہی سے بچوں کو **روبو ٹکس** سے روشناس کرایا جائے تو وہ آنے والے **ٹیکنالوجی کے دور** کے لیے بہتر طور پر تیار ہو سکتے ہیں۔

یہ صرف ایک **تعلیمی سر گرمی** نہیں بلکہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو بچوں کے ذہن میں **نئے خیالات، ایجادات، اور سائنسی تجسس** کی بنیاد رکھتا ہے۔ روبو ٹکس کے ذریعے بچے **سوچنے، بنانے اور مسائل حل کرنے** کے قابل بنتے ہیں۔

یہی صلاحیتیں انہیں **مستقبل کے کامیاب موجد، سائنسدان اور انجینئر** بننے کی طرف لے جاتی ہیں۔

مالک خان سیال

قائد ڈے،

طلبہ کے لیے تعلیمی و عملی سرگرمیاں

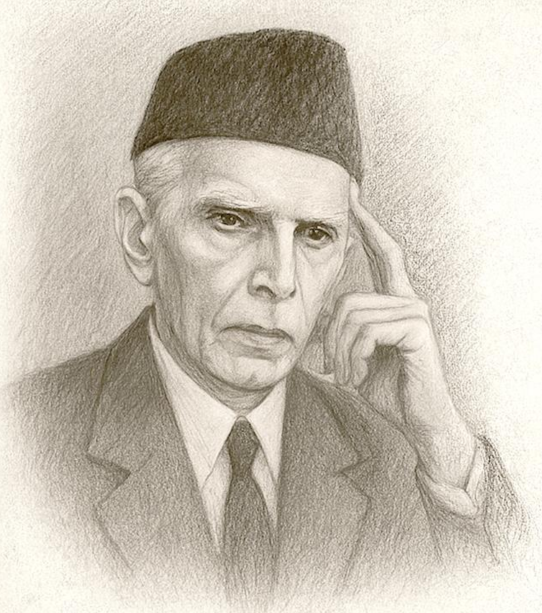

بچوں کے ساتھ مل کر سکول میں قائدؒ ڈے منانے کا اہتمام کیجیے اور درج ذیل سرگرمیاں کروائیے۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ وہ عظیم رہنما تھے جنھوں نے ایک غلام قوم کو آزادی کا شعور بھی دیا اور آزاد وطن کی صورت میں عملی حقیقت بھی۔ ان کی بلند کرداری، اصول پسندی، راست گفتاری، محنت اور عزم کی وہ مثالیں ہیں جنھیں اپنا کر کوئی بھی قوم بے بسی سے بلند ہو کر عظمت کے سفر میں شامل ہو سکتی ہے۔ آج جب ہم تعلیمی اداروں میں "قائد ڈے" مناتے ہیں تو دراصل ہم اپنی نئی نسل کو اس قائد سے روشناس کرواتے ہیں جس نے ہمیں آزادی کا قیمتی تحفہ دیا، اور ساتھ ہی یہ احساس بھی دلاتے ہیں کہ ملکوں کی تقدیریں مضبوط کردار سے بنتی ہیں۔

تعلیم گاہیں قوموں کا مستقبل تراشتی ہیں۔ اگر اسکول قائدِ اعظمؒ کے نظریات، کردار اور تعلیمات کو بچوں کے ذہن و دل تک پہنچا دیں تو یہی بچے کل کے وہ باشعور شہری بن سکتے ہیں جو قائد کے خوابوں کا پاکستان بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے "قائد ڈے" کے موقع پر اسکولوں میں ایسی سرگرمیوں کا انعقاد نہایت اہم ہے جو بچوں کے اندر قائد کے احترام، ان کی جدوجہد کی آگاہی اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پیدا کریں۔

سکولوں میں قائد ڈے کے لیے ممکنہ سرگرمیاں

سکولوں میں مؤثر سرگرمیاں کچھ یوں ترتیب دی جا سکتی ہیں:

تقریری مقابلے — قائد کی جدوجہد کا حقیقی تعارف

"قائد کا پاکستان"، "ملت کا پاسباں محمد علی جناحؒ" اور "قائد اعظم بحیثیت سالارِ قوم" جیسے موضوعات طلبہ کے اندر قائد کے وژن کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ بنتے ہیں۔ اس سے بچوں میں خود اعتمادی، اظہارِ خیال کی صلاحیت اور جذباتی وابستگی پیدا ہوتی ہے۔

پینٹنگ و ڈرائنگ — قائد کا تصویری اظہار

طلبہ کو قائد اعظمؒ کی متاثر کن تصویریں بنانے کا موقع ملتا ہے۔ یہ سرگرمی بچوں میں تخلیقی صلاحیت، فنونِ لطیفہ کی تربیت، اور قائد کے چہرے و کردار سے ایک جذباتی تعلق پیدا کرتی ہے۔

قائد کے اقوال کی خوشخط تحریر

خوشخطی کے مقابلے میں "ایمان، اتحاد، تنظیم"، "کام، کام اور بس کام" جیسے سنہری اقوال لکھوانا کردار سازی کے لیے ایک عملی اقدام ہے۔ بہترین چارٹس اسکول کے مرکزی حصے میں آویزاں کیے جائیں تاکہ پیغامات ہر طالب علم تک پہنچیں۔

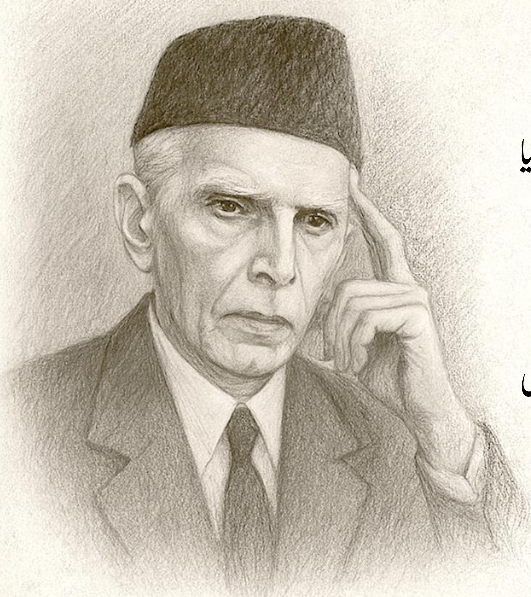

آگاہی مہم — کردار سازی کا سفر

پورے سکول میں پوسٹرز، اسٹیکرز، نوٹس بورڈز اور کلاس روم ڈیکوریشن کے ذریعے قائد کا پیغام عام کیا جائے۔ یہ مسلسل بصری یاد دہانی بچوں کو قائد کے اصولوں کی طرف مائل رکھتی ہے۔

سیمینارز اور مہمان خصوصی کی تقاریر

اساتذہ یا مدعو مہمان جب قائدؒ کی زندگی کے روشن پہلو بیان کرتے ہیں تو بچوں کے ذہن میں قائد اعظمؒ کی عملی جدوجہد کی گہرائی نقش ہو جاتی ہے۔

مضمون نویسی — قائد کے نظریات کی سمجھ

"ہمارے قائد" جیسے موضوعات طلبہ کو تحقیق، مطالعہ اور قائد کے کردار کو اندرونی طور پر سمجھنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔

قومی ورثے سے واقفیت — مطالعاتی دورے

مزارِ قائدؒ یا کسی میوزیم کا دورہ بچوں کو تاریخ سے براہِ راست جوڑتا ہے۔ گارڈز کی تبدیلی کی تقریب بچے کبھی نہیں بھولتے — یہ ان میں احترام، نظم و ضبط اور ویژن کی تربیت کرتی ہے۔

کوئز مقابلے — معلومات اور فہم میں اضافہ

قائد کی تاریخ، جدوجہد، سیاسی بصیرت اور اقوال پر مشتمل کوئز پروگرام طلبہ میں مطالعے کی عادت کو بڑھاتا ہے۔

قائداعظم واک — "شکریہ اے قائد"

اسکول کی سطح پر واک کا انعقاد جہاں بچوں میں قومی اتحاد کا احساس بیدار کرتا ہے، وہیں یہ قائد کے خواب کو پورا کرنے کا عزم بھی تازہ کرتا ہے۔

قائد پر ڈاکومنٹری دیکھنا

ایسی ویڈیوز اور ڈاکومنٹریز جو قائد عظیم رہنما کی جدوجہد دکھاتی ہیں، بچوں کی سمجھ کو بصری بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

نتیجہ: نئی نسل اور قائد کا پیغام

قائد ڈے کی یہ سرگرمیاں محض رسمی تقریبات نہیں بلکہ کردار سازی کا ایک مکمل نصاب ہیں۔ جب بچے تقریریں سنتے، تصویریں بناتے، اقوال لکھتے، کوئز میں حصہ لیتے اور قائد کی زندگی کے اہم لمحات دیکھتے ہیں تو ان کے ذہن میں ایک ایسی شخصیت بنتی ہے جو اصولی، محنتی، ایماندار اور باوقار ہو۔ یہی وہ اوصاف ہیں جنہیں قائدِ اعظمؒ ہر پاکستانی میں دیکھنا چاہتے تھے۔

اگر ہم ہر سال قائد ڈے کو مؤثر، فکری اور جذبے سے بھرپور سرگرمیوں کے ساتھ منائیں تو یقیناً ہماری نئی نسل پاکستان کو اسی راستے پر لے جا سکتی ہے جس کا خواب قائد نے دیکھا تھا — ایک مضبوط، باوقار، متحد اور ترقی کی طرف بڑھتا ہوا پاکستان۔

عامر شہزاد

ہنگامی صورت حال کی پالیسی

ابتدائی طبی امداد کا موثر نظام

حادثات زندگی کا حصہ ہیں۔ ہم روز مرہ کی بنیاد پر کئی دفعہ مختلف اقسام کے بڑے چھوٹے حادثات سے دوچار ہوتے ہیں البتہ سکول میں اگر بچہ کسی چھوٹے حادثے سے بھی گزر جائے تو والدین بے حد پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ والدین کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ بچے کو کس نوعیت کا حادثہ پیش آیا ہے اور آیا سکول میں فوری طبّی امداد کی سہولت موجود ہے یا نہیں۔

سکول کی انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کے داخلہ لیتے وقت ہی والدین کو اس بات سے اچھی طرح آگاہ کر دیں کہ سکول میں فوری طبّی امداد دینے کی بہترین سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ رونما ہوتا ہے تو سکول کو فوری طور پر اقدامات لینے چاہئیں اور بچہ کی حفاظت کو اولین ترجیح دینی چاہیے، ان حالات میں بچے کا اچھی طرح معائنہ کرنا چاہیے اور اور اسکو فوری طبّی امداد پہنچائی چاہیے اور وہ بھی کسی پیشہ وارانہ ماہر کی نگرانی میں۔ اگر بچے کی حالت تسلی بخش نہ ہو یا اس کی طبیعت سنبھل نہیں پا رہی ہو اور مزید طبّی علاج کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو تو سکول کو اپنی بحران یا پریشانی کے وقت کے لیے بنائی گئی انتظامی حکمت عملی پر عمل درآمد کرنا چاہیے جس کے تحت بچوں کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہییں اور ان سب باتوں میں اولین ترجیح بچوں کے تحفظ کو دینی چاہیے۔ اگر بچے کی چوٹ یا زخم کے بارے میں کوئی تشویش ہو تو اس معاملہ کو سنگین حادثے کے طور پر لینا چاہیے۔

معمولی حادثات سے نمٹنے کی حکمت عملی

چھوٹی اور معمولی نوعیت کے حادثات جن میں زخم کو فوری طور پر سکول میں حل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ موچ آجانا، خراش آجانا، نیل پڑ جانا، معمولی کھال چیر جانا، معمولی طور پر جل جانا یا کسی چھوٹے کیڑے کا کاٹ لینا وغیرہ۔ ایسے حالات میں بچوں کو سکول میں ہی فوری طبّی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اگر ضروری ہو تو والدین کو اطلاع کی جاتی ہے اور سکول کو ان بچوں پر کڑی نظر رکھنی پڑتی ہے کہ کہیں ان کی طبیعت مزید بگڑ تو نہیں رہی۔ اگر ایسی حالت میں والدین اپنے بچے کو گھر لے جائیں تو سکول والوں کو ان کی خبر گیری کرتے رہنا چاہیے۔

سنگین / تشویشناک حادثات سے نمٹنے کی حکمت عملی:

کوئی بھی حادثہ مثلاً سر کی چوٹ یا زخم، سیڑھیوں سے گرنا، ورزش کرتے ہوئے کسی قسم کا حادثہ پیش آ جانا، لیبارٹری میں خطرناک گیس کا پھیل جانا، سنگین طور پر جل جانا، کیڑے کے کاٹنے سے جلد کا سرخ ہو جانا، ہونٹ اور زبان کا پھول جانا، جانور کا کاٹ لینا وغیرہ، سنگین حادثہ کہلاتا ہے۔ اور اس کے علاج کے لیے فوری طور پر ہسپتال پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔

سنگین اور تشویشناک حادثات بعض اوقات جان لیوا بھی ثابت ہوتے ہیں اور اس کے لیے فوری طور پر ہسپتال کا سہارا ہی لیا جاتا ہے جیسا کہ عضو کا نقصان ہو، سنگین طور پر جل گیا ہو، کسی زہریلی گیس کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری ہو، زیادہ مقدار میں خون کا خارج ہونا، سر پر چوٹ یا زخم لگنے سے الٹی یا قے ہونا، حواس باختہ ہو جانا چاہئے، سکتہ طاری ہو جانا، گھبراہٹ، لرزہ طاری ہو جانا چاہئے، اونچائی سے گرنا، ڈوبنے لگنا وغیرہ۔ ایسے حالات میں سکول کو اپنی بحران سے نمٹنے کے لئے انتظامی حکمت عملی کے تحت فوری اقدامات لینے چاہئیں اور بروقت درست فیصلے لیتے ہوئے حفاظتی عملے یا ایمبولینس کو طلب کر لینا چاہیے۔ جب تک سکول کے عملے کو بچے کی حالت پر کڑی نظر رکھنی چاہیے اور ان باتوں پر دھیان دینا چاہیے، دل کی دھڑکن پر، سانس اور حواس بحال رہیں اور بلڈ پریشر بھی دیکھنا چاہیے اگر اس کا آلہ موجود ہو تو۔

ان حالات میں سکول کے پرنسپل کی ذمہ داری ہے کہ:

ا۔ کوئی ایک شخص ہر وقت بچے کے ساتھ موجود ہو، جب تک بچہ کو ایمبولینس میں منتقل نہ کر دیا جائے اور وہ ایمبولینس آنے والے ڈاکٹر کو بچے کی تمام تر صورتحال کے بارے میں مطلع نہ کر دیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ بچوں کے ساتھ بھی سکول کا عملہ موجود ہو جو ان کی نگرانی کر سکے۔

۲۔ والدین کو فوری طور پر اطلاع دیں اور سکول کی اعلیٰ قیادتی انتظامی آفیسر کو بھی اطلاع کی جاے اور ان کو حادثے کی مکمل تحریری رپورٹ دی جائے۔

۳۔ اگر دوسرے بچے اس حادثے کے نتیجے میں کسی قسم کے ذہنی دباؤ یا پریشانی کا شکار ہوں تو سکول انتظامیہ کو ان کی مدد اور ہمت افزائی کے لئے ان کے پاس موجود ہونا چاہیے جو کہ ان کا دھیان بٹانے میں ان کی مدد کریں۔

۴۔ اگر بچے کی کوئی بیما پالیسی ہو تو ان کے اعلی حکام کو بھی حادثے کی اطلاع دیں۔

طبی ہنگامی صورتحال:

اگر کوئی بچہ بیمار ہو جاتا ہے یا کسی بیماری سے گزر رہا ہو جیسا کہ دمے کا دورہ پڑ جانا، مرگی کا دورہ پڑ جانا، سینہ یا دل کی تکلیف سے دوچار ہونا وغیرہ۔ اور اس وقت بچہ سکول میں موجود ہو لیکن اپنی بیماری اور تکلیف کی وجہ سے کلاس میں موجود رہنا اس کے لیے مشکل ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں والدین کو فوری طور پر اطلاع کرنی چاہیے اور سکول کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی حالت میں بچے کو علاج کے لیے فوراً کسی قریبی ہسپتال پہنچا دیں، والدین کو بھی اس بات سے آگاہ کریں کہ بچے کی طبیعت خرابی کی وجہ سے فوری طور پر اس کو کیا طبّی امداد فراہم کی گئی اور ہسپتال پہنچایا گیا تاکہ بچے کو بیماری اور حادثے کی صورت میں بر وقت امداد مل سکے۔ سکول کی انتظامیہ کو والدین کو بچے کے علاج کے حوالے سے ہسپتال کے خرچے کے بارے میں بھی مطلع کر دینا چاہیے۔

اساتذہ کی فرسٹ ایڈ کی تربیت:

سکولوں میں اساتذہ کو ابتدائی طبّی امداد کی تربیت حاصل کرنے کی تاکید کرنی چاہیے تاکہ وہ کسی بھی حادثے یا مشکل اور پریشانی کے وقت میں ایمبولینس کے آنے سے پہلے بچوں کو فوری طبّی امداد فراہم کر سکیں۔ انجمن ہلال احمر پاکستان کے تعاون سے ایسی ورکشاپس کا اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے جن میں اساتذہ اور طلبہ دونوں فرسٹ ایڈ کی تربیت حاصل کر سکیں۔

فرسٹ ایڈ کا ریکارڈ:

سکول کی انتظامیہ کو سکول میں بچوں کے ساتھ رونما ہونے والے حادثات، بچوں کو فراہم کی گئی طبّی امداد کی مکمل تفصیلات تحریری طور پر یا کمپیوٹر میں اپنے پاس محفوظ رکھنی چاہیے۔ حادثات، زخم یا چوٹ لگنے کی وجوہات، ارادی یا غیر ارادی خود ایذا رسانی، حملہ، لڑائی وغیرہ۔ چوٹ لگنے کی ساخت، چوٹ لگنے کے آلات، جائے وقوعہ، چوٹ لگنے کے وقت کی سرگرمی اور اس طرح کی تمام معلومات اور تفصیلات کی جامع رپورٹ سکول انتظامیہ کے پاس لازمی ہونی چاہیے۔

خلاصہ:

سکول میں کسی بھی حادثے کی صورت میں بچے کی حفاظت اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ معمولی چوٹ یا ہنگامی حالت میں فوری اور پیشہ ورانہ طبّی امداد فراہم کی جائے، والدین کو اطلاع دی جائے اور بچے کی حالت پر مسلسل نظر رکھی جائے۔ سکول انتظامیہ کو پہلے سے واضح پالیسی اور مؤثر نظام کے تحت بر وقت اور منظم کارروائی کرنی چاہیے تاکہ والدین کا اعتماد برقرار رہے اور بچوں کی جان و صحت محفوظ رہے۔

محمد طاہر عباس

خصوصی بچوں کی تعلیم

موثر اور عملی تدریسی حکمتِ عملیاں

ہر معاشرہ اپنے تمام افراد کو برابر مواقع دینے کا خواہاں ہوتا ہے، اور تعلیم ان مواقع میں سب سے اہم ہے۔ لیکن کچھ بچے ایسے بھی ہوتے ہیں جو جسمانی، ذہنی یا جذباتی کمزوریوں کے باعث عام تعلیمی نظام میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ ایسے بچے ''خصوصی بچے'' کہلاتے ہیں۔ خصوصی بچے ہمارے معاشرے کا ایک اہم مگر حساس طبقہ ہیں۔ یہ بچے کسی ہمدردی کے محتاج نہیں بلکہ موقع کے منتظر ہیں۔ تعلیم ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ مگر خصوصی بچوں کے لیے تعلیم محض الفاظ یا اعداد کا علم نہیں، بلکہ یہ ان کے اندر چھپی صلاحیتوں کو ابھارنے کا عمل ہے۔ ان کی تربیت اور تعلیم کے لیے خصوصی حکمتِ عملی اور محبت بھرا رویہ ضروری ہے۔ کیونکہ اگر انہیں مناسب سہولیات، ماحول اور توجہ فراہم کی جائے تو وہ اپنی صلاحیتوں سے حیران کن کارکردگی دکھا سکتے ہیں۔

یہاں کچھ طریقہ کار دیے جا رہے ہیں جن کے ذریعے خصوصی بچوں میں خود اعتمادی پیدا کی جا سکے اور ان کے تعلیمی عمل میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

انفرادی تدریسی منصوبہ بندی

خصوصی بچوں کی تعلیم میں سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ ہر بچے کی صلاحیت اور کمزوری کے مطابق ایک مخصوص منصوبہ بنایا جائے۔

- ہر بچے کی انفرادی ضروریات کی نشاندہی کرنا۔
- بچے کے لیے حاصل کرنے کے قابل اور حقیقی اہداف مقرر کرنا۔
- تدریسی مواد اور سرگرمیوں کو بچے کی صلاحیت کے مطابق ڈھالنا۔
- بچے کی کارکردگی کا باقاعدہ مشاہدہ اور ریکارڈ رکھنا

بصری و سمعی معاونت کا استعمال

تصاویر، رنگین چارٹس، ویڈیوز، اور آوازوں کا استعمال خصوصی بچوں کی توجہ قائم رکھتا ہے۔ مثلاً:

- حروف کے رنگین کارڈز
- تصویری کہانیاں
- آڈیو لیکچرز

یہ تمام چیزیں بچے کی یادداشت اور سمجھ بوجھ کو مضبوط بناتی ہیں۔

مثبت حوصلہ افزائی

ہر کامیابی پر بچے کی تعریف کرنا یا چھوٹے انعامات دینا اس کی خود اعتمادی میں اضافہ کرتا ہے۔ تعاون پر مبنی تدریس تعریف ایک ایسی طاقت ہے جو بچے کو مزید محنت پر آمادہ کرتی ہے

جذباتی اور سماجی تربیت

خصوصی بچوں کو سکھایا جائے کہ وہ اپنے جذبات کو پہچانیں، اظہار کریں اور دوسروں سے مؤثر انداز میں بات چیت کریں۔

اس سے ان میں خوداعتمادی اور ذمہ داری کا احساس بڑھتا ہے۔

ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال

جدید ٹیکنالوجی خصوصی تعلیم میں بہت مددگار ثابت ہو رہی ہے۔
ایپس، گیمز، اور سافٹ ویئر جیسے :

•Text to Speech
•Interactive Games
•Digital Flashcards

سیکھنے کو دلچسپ اور آسان بناتے ہیں۔

پُرسکون اور محفوظ ماحول

کلاس روم میں شور شرابے سے پاک، منظم اور روشن ماحول فراہم کیا جائے۔

ایسا ماحول بچے کو ذہنی سکون دیتا ہے اور سیکھنے کی رغبت بڑھاتا ہے۔

سست روی اور تکرار کے ساتھ تدریس

خصوصی بچوں کو کسی چیز کو سمجھنے میں زیا4وقت درکار ہوتا ہے، اس لیے ان کے لیے تدریسی عمل کو آسان، سادہ اور دہرایا ہوا ہونا چاہیے۔

ہر سبق کے بعد مختصر جائزہ لینا بچے کی سمجھ کو بہتر بناتا ہے۔

ہم عمر طلبہ کے ساتھ سیکھنے کے مواقع

خصوصی بچوں کو عام طلبہ کے ساتھ گروپ سرگرمیوں میں شامل کرنا چاہیے۔

اس طرح وہ سماجی روابط، تعاون، اور اعتماد سیکھتے ہیں۔

تعاون پر مبنی تدریس

اساتذہ، والدین، ماہرِ نفسیات، سپیچ تھراپسٹ اور دیگر ماہرین کو مل کر کام کرنا چاہیے۔

یہ مشترکہ کوشش بچے کی تعلیمی اور سماجی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔

نتیجہ

خصوصی بچوں کی تعلیم محض تدریس نہیں بلکہ ایک خدمتِ انسانیت ہے۔ ان بچوں کے ساتھ صبر، محبت اور مستقل مزاجی سے کام کیا جائے تو وہ بھی عام بچوں کی طرح زندگی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اساتذہ اور والدین کا باہمی تعاون ان بچوں کے مستقبل کو روشن بنا سکتا ہے۔

محمد سلیمان

سرما کی تعطیلات کو سیکھنے کا ذریعہ بنائیے

تعطیلات: آرام نہیں، مواقع کا موسم

سردیوں کی تعطیلات کو عام طور پر آرام اور تفریح کا وقفہ سمجھا جاتا ہے، مگر حقیقت میں یہ وقت تعلیمی، تخلیقی اور شخصی نشوونما کا بہترین موقع بن سکتا ہے۔ یہ وہ عرصہ ہے جس میں بچے دباؤ سے آزاد ہو کر اپنی دلچسپی کے مطابق کام کر سکتے ہیں، نئی صلاحیتیں سیکھ سکتے ہیں اور عملی تجربات سے گزر سکتے ہیں جو روزمرہ سکول کی مصروفیات میں ممکن نہیں ہوتے۔ تھوڑی سی منصوبہ بندی اور مناسب سرگرمیوں کے ذریعے یہ چھٹیاں بچوں کی سوچ، تخیل اور مہارتوں میں نمایاں اضافہ کر سکتی ہیں۔

تعطیلات میں سیکھنے کا تصور: خوشگوار اور غیر رسمی تعلیم

تعلیم ہمیشہ کتابوں تک محدود نہیں ہوتی۔ جب بچوں کو ایسا ماحول دیا جائے جہاں وہ بغیر دباؤ کے سیکھیں، تو اُن کی تخلیقی، عقلی اور سماجی مہارتوں میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ غیر رسمی ماحول میں سیکھنا بچوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ علم ایک دلچسپ سفر ہے، نہ کہ ایک ذمہ داری۔

سرگرمی: (Activity) آج میں نے کیا سیکھا؟

روزانہ رات سونے سے پہلے 5 منٹ کے لیے بچہ یہ بتائے کہ اس نے آج نئی کیا چیز سیکھی چاہے وہ کوئی لفظ ہو، تجربہ، سائنسی حقیقت یا خاندانی روایت۔

گھر میں سیکھنے کے تخلیقی مواقع

مطالعہ اور زبان دانی کی بہتری

مطالعہ بچوں کی ذہنی تربیت کا مضبوط ترین ذریعہ ہے۔ سردیوں کی طویل راتیں کہانیوں، اسلامی واقعات، معلوماتی کتب یا سائنس میگزین پڑھنے کے لیے بہترین ثابت ہوتی ہیں۔

سرگرمیاں:

- Daily Reading Time روزانہ 20 منٹ مطالعہ۔
- Family Reading Circle ہفتے میں ایک دن پوری فیملی ایک کہانی مل کر پڑھے۔
- Vocabulary Notebook روزانہ 3 نئے الفاظ لکھیں، معنی اور جملہ بنائیں۔

مطالعہ تخیل کو بڑھاتا ہے، زبان بہتر کرتا ہے اور الفاظ کے ذخیرے کو بڑھا کر تحریری صلاحیت کو مضبوط بناتا ہے۔

سائنسی اور تخلیقی پروجیکٹس

اس طرح کی سرگرمیاں بچوں میں تجرباتی سوچ، ہاتھ سے کام کرنے کی مہارت، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور مشاہدے کی عادت پیدا کرتی ہیں۔

سرگرمیاں:

- Water Filtration Model ریت، بجری، چارکول اور کپاس سے پانی صاف کرنے کا سادہ ماڈل بنائیں۔
- Solar System Model تھرموکول، کارڈ شیٹ یا مٹی سے سیاروں کے ماڈلز تیار کریں۔
- Recycling Art Project پلاسٹک بوتلوں، کارڈ بورڈ اور ڈبوں سے تخلیقی آرٹ ورک تیار کریں۔
- Safe Electric Circuit بیٹری، چھوٹی LED اور کلپ وائر سے سادہ الیکٹریکل سرکٹ بنائیں۔

یہ سرگرمیاں بچوں کو "Learning by Doing" کا حقیقی تجربہ دیتی ہیں۔

تخلیقی تحریر اور اظہارِ خیال

تحریر انسان کی سوچ کو شکل دیتی ہے۔ سردیوں میں لکھنے کی عادت بنانا بچوں کی زبان، شخصیت اور جذباتی فہم دونوں کے لیے اہم ہے۔

سرگرمیاں:

- Holiday Diary روزانہ 5 لائنیں آج کیا ہوا؟ کیسا محسوس ہوا؟ کیا نیا سیکھا؟
- Weekly Story Writing ہفتے میں ایک چھوٹی کہانی، کردار خود بچوں کے منتخب کردہ ہوں۔

یہ سرگرمی بچوں کی تحریری مہارت، مشاہدہ، اور خیالات کے اظہار کو مضبوط کرتی ہے۔

ڈیجیٹل لٹریسی اور تکنیکی مہارتیں

موجودہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے، اس لیے بچوں کا ٹیک سکلز سیکھنا ضروری ہے۔ سردیوں کی چھٹیاں MS Word، PowerPoint، Google Docs، یا بنیادی Coding سیکھنے کے لیے بہترین وقت ہیں۔

سرگرمیاں:

- Typing Master Practice روزانہ 10 منٹ ٹائپنگ پریکٹس۔
- PowerPoint Challenge: بچوں کو 5 سلائیڈ کی اپنی پسند کے موضوع پر پریزنٹیشن بنانے دیں۔
- Graphic Design: Canva پر سادہ پوسٹر، سرٹیفکیٹ یا فلیئر بنانا۔

یہ سب مہارتیں مستقبل کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ راستے آسان بناتی ہیں۔

جسمانی سرگرمیوں کی اہمیت

سردیوں میں جسمانی سرگرمیاں کم ہو جاتی ہیں جس سے سستی، چڑچڑاپن اور ذہنی دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ ہلکی ورزش بچوں کی ذہنی صحت، توجہ اور کارکردگی کو بہتر کرتی ہے۔

سرگرمیاں:

- Indoor Exercises ایک منٹ کی جمپ، اسٹریچنگ، یوگا پوز، یا سادہ ورزشیں۔
- Evening Walk موسم مناسب ہو تو روزانہ 15 منٹ واک۔

بچے جب جسمانی طور پر صحت مند ہوتے ہیں تو اُن کا ذہن بھی فعال رہتا ہے۔

سردیوں کی تعطیلات صرف آرام کا وقفہ نہیں بلکہ سیکھنے، سوچنے، تخلیق کرنے اور شخصیت سازی کا سنہری موقع ہوتی ہیں۔ اگر والدین، اساتذہ، اور بچے مل کر ان چھٹیوں کو منظّم طریقے سے گزاریں تو یہ وقت اُن کے تعلیمی سفر اور مستقبل کے لیے ناقابلِ فراموش بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ ایسی سرگرمیوں کو شامل کرکے ہم بچوں کی زبان، سائنس، تحریر، ٹیکنالوجی، کردار اور صحت ہر پہلو میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔

ارسلان شاکر

کبھی نہ ختم کیا ہم نے روشنی کا سفر

پپلاں دریائے سندھ کے ساتھ آباد وہ قصبہ ہے جس کی صبحیں نرم روشنی سے جگمگاتی ہیں اور شامیں کھیتوں کی مہک سے معطر ہوتی ہیں۔ درختوں کی قطاریں، وسیع وعریض میدان اور سادہ دل لوگ اس خطے کی پہچان ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ پپلاں ایک گاؤں سے قصبے کی سی رونق اختیار کر چکا ہے، مگر اس کی روح اب بھی ویسی ہی معطر ہے جیسی دیہی پنجاب کی مٹی کی خوشبو ہوتی ہے۔ جی ٹی روڈ کی تاریخی راہداری جب اس علاقے سے گزرتی ہے تو یوں لگتا ہے کہ یہ دھرتی تہذیب، روایت اور خدمت کی میراث کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ یہی وہ پس منظر ہے جس میں غزالی سکول پپلاں کی بنیاد رکھی گئی — ایک ایسا ادارہ جو بعد میں پورے علاقے کی تعلیمی اُمید اور کردار سازی کی پہچان بنا۔

1999 میں، جب دیہی علاقوں میں تعلیمی اداروں کی کمی، وسائل کی قلت اور سہولیات کا فقدان ایک معمول تھا، ایسے میں نوجوان رانا محمد ناظم نے اُس وقت کے ڈسٹرکٹ منیجر اسلم فاروق صاحب کے ساتھ مل کر پپلاں ضلع میانوالی میں غزالی سکول کی بنیاد رکھی۔ اپریل کا مہینہ تھا، بہار پوری آب و تاب کے ساتھ کِھلی ہوئی تھی اور اسی موسم میں 15 طالبعلموں کی پہلی کلاس نے علم کے اس گلشن میں قدم رکھا۔ ابتدائی عمارت امیر قریشی بھیا کے گھر کی اوپری منزل تھی — سادہ، پرانی، بارش میں ٹپکتی چھت اور کھڑکیوں پر وقت کی لکیریں، مگر ارادے مضبوط، نیت صاف اور روشنی پھیلانے کا عزم بے مثال۔ رانا محمد ناظم ایک طرف پرنسپل تھے، دوسری طرف استاد، کبھی کلرک، کبھی چوکیدار اور کبھی بچوں کے لیے پانی لانے والے خادمِ علم۔ اسلم فاروق صاحب اپنی غیر معمولی مہارت، جذبے اور نظم وضبط کے ساتھ اس سفر کے روحِ رواں تھے۔ ان کا یقین تھا کہ یہ دیا، چاہے کتنا ہی مدھم کیوں نہ ہو، جہالت کی رات کو چیرنے کی پوری سکت رکھتا ہے۔ وقت کے ساتھ طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہوا اور اساتذہ کی باقاعدہ تعیناتی شروع ہوئی۔ امیدواران میانوالی جاکر تحریری وزبانی ٹیسٹ پاس کرتے اور تدریسی خدمات انجام دیتے تھے — ان کی اصل کمائی بچوں کی محبت اور والدین کا اعتماد تھا۔ اساتذہ کے اخلاص کے واقعات آج بھی اس ادارے کی تاریخ کے روشن ترین صفحات ہیں؛ کوئی روزانہ چھت پر پنکھا لگا کر گرمی کم کرتا، کوئی کاپیوں پر خوبصورت لکھائی کے عوض بچوں کو ٹافیاں دیتا، کوئی بچوں کے لیے چارٹ، ڈیکوریشن اور مکمل ٹیچنگ میٹریل اپنے ہاتھ سے بناتا۔ ایک مقصد، ایک جذبہ، ایک کارواں — یہی غزالی پپلاں کی بنیاد تھی۔

غزالی سکول پپلاں کی تاریخ اساتذہ کے بغیر ادھوری ہے۔ اس ادارے کو ایسے مرد و زن اساتذہ میسر آئے جو پیشہ ورانہ مہارت، اخلاصِ نیت اور وفاداری کے پیکر تھے۔ ان کی محنت نے ادارے کو اُس مقام تک پہنچایا جس کا خواب اس کے قیام کے وقت دیکھا گیا تھا۔ اس سفر میں سابق ڈسٹرکٹ منیجر جناب اسلم خان صاحب نے بھی طویل عرصہ غیر معمولی خدمات فراہم کیں جنھوں نے ادارے کی سمت، نظم اور معیار کو مضبوط کیا۔

2005 میں ادارہ اپنی موجودہ شاندار عمارت میں منتقل ہوا اور یوں تعلیمی سفر نے رفتار پکڑی۔ آج غزالی سکول پپلاں 868 طلبہ، 28 اساتذہ، جدید بلاکس، مضبوط نظم و ضبط، رواں تربیتی پروگرامز، نمایاں نتائج، حفظ کلاس، سپیشل بچوں کی کلاس، قرآن و سیرت کی تعلیم، اقبالیات اور روزانہ نماز کے نظام کے ساتھ علم و اخلاق دونوں میدانوں میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔ یہ ادارہ اپنے ہونہار طلبہ پر بجا طور پر فخر کرتا ہے — چاہے وہ پاکستان نیوی میں خدمات انجام دینے والے ریان اسجد ہوں، کمپیوٹر سائنس کے ذہین شاہ نور ملک ہوں، تدریس میں نام کمانے والے شعیب افضل ہوں، یا میڈیکل کے شعبے میں چمکنے والے ڈاکٹر رانا انس اور علی حیدر — سب اس گلشن کے روشن پھول ہیں۔

آج غزالی سکول پپلاں محض ایک درسگاہ نہیں بلکہ روشنی کا وہ مرکز ہے جس کی ضیا آنے والی نسلوں تک اپنا سفر جاری رکھے گی۔ اس کے در و دیوار اس بات کی خاموش شہادت دیتے ہیں کہ یہاں ہر اینٹ میں اساتذہ کی محنت کی حرارت، طلبہ کی لگن کی خوشبو اور کمیونٹی کے اعتماد کی مضبوطی پیوست ہے۔ اس ادارے کی کامیابیاں ثابت کرتی ہیں کہ جب مقصد سچا ہو، نیت صاف ہو اور قدم اخلاص سے اٹھیں تو ایک ننھا سا چراغ بھی بستیوں کے اندھیرے مٹا کر پورے علاقے کو منور کر دیتا ہے۔ غزالی پپلاں کا یہ گلشن آج تعلیم، تربیت، اخلاق اور کردار کا ایسا باغ بن چکا ہے جس کے پھول علم و عمل کی خوشبو بکھیرتے ہیں۔ دعا ہے کہ یہ چراغ ہمیشہ فروزاں رہے، یہ باغ ہمیشہ مہکتا رہے اور اس کی روشنی کبھی ماند نہ پڑے۔

غزالی سکول پپلاں سے میری وابستگی 2002 میں ایک معلم کی حیثیت سے ہوئی، اور 2008 میں ادارے نے مجھے بطور پرنسپل اعتماد کے قابل سمجھا۔ شروع کے دن وسائل کی کمی اور عملی مشکلات سے بھرپور تھے، مگر میرے لیے یہ محض ملازمت نہیں بلکہ ایک تعلیمی خدمت اور اصلاحِ معاشرہ کا عہد تھا۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ غزالی سکول پپلاں کو ایسا ادارہ بنایا جائے جہاں تعلیم کے ساتھ کردار، اعتماد اور اخلاق کی روشنی بھی پروان چڑھے۔ آج جب میں اساتذہ کی لگن، والدین کے اعتماد اور طلبہ کی نمایاں کامیابیوں کو دیکھتا ہوں تو دل میں ایک ہی احساس ہوتا ہے۔ الحمدللہ، یہ سفر محنت کا نہیں، فضلِ خدا اور اخلاص کا نتیجہ ہے۔

عمران بابر، پرنسپل غزالی سکول پپلاں ضلع میانوالی

ارسلان شاکر

ہمیں چراغ نہیں روشنی کہا جائے

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تاریخ اُن افراد سے روشن ہے جنہوں نے اپنی مہارت، اخلاص اور وقار سے اس ادارے کو علمی و اخلاقی اعتبار سے استحکام بخشا۔ انھی درخشاں ناموں میں ایک نام **حسن یاسر علی خان** کا ہے، جو نہ صرف غزالی سکول پپلاں کے سینئر ترین اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں بلکہ دو دہائیوں پر محیط اپنی تدریسی خدمات کے ذریعے اس ادارے کی فکری بنیادوں کو مضبوط کرنے میں نمایاں کردار ادا کر چکے ہیں۔ ان کی شخصیت میں وقار، تدبر، تحمل اور تربیت کا ایسا حسین امتزاج ہے جو کسی بھی تعلیمی ادارے کے لیے اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔

حسن یاسر نے پپلاں کی نوزائیدہ تعلیمی فضا میں قدم رکھا اور تدریس کو صرف پیشہ نہیں بلکہ معاشرتی اصلاح کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کیا۔ ان کے نزدیک تعلیم محض کتابوں تک محدود نہیں بلکہ کردار سازی، سوچ کی آبیاری اور نسلوں کی تربیت کا نام ہے۔ یہی فکر انہیں اس وقت کے محدود وسائل اور مشکلات کے باوجود تدریسی سفر میں استقامت فراہم کرتی رہی۔

وسائل کی کمی، انتظامی دشواریوں اور دیہی ماحول کے چیلنجز کے باوجود انہوں نے خود کو مسلسل بہتر بنانے کا عزم قائم رکھا۔ پیشہ ورانہ ترقی، ذاتی محنت اور سیکھنے کے جذبے نے انہیں ایسے استاد کے طور پر منتقش کیا جو اپنے طلبہ کے لیے علم کا سرچشمہ اور اپنے ادارے کے لیے اعتماد کا استعارہ بن گیا۔

وقت ثابت کرتا ہے کہ جب نیت خالص ہو اور ارادہ مضبوط، تو راستے خود ہموار ہوتے چلے جاتے ہیں — حسن یاسر کی کامیاب پیشہ ورانہ زندگی اس حقیقت کی روشن مثال ہے۔ انہیں صوبہ پنجاب (شمالی) کے بہترین استاد کا ایوارڈ بھی دیا گیا، جو ان کی محنت، کردار اور تعلیمی خدمت کا اعتراف ہے۔ اس اعزاز نے نہ صرف ان کی پیشہ ورانہ زندگی کو وقار بخشا بلکہ غزالی سکول پپلاں کے نام کو بھی عزت و شناخت دی۔

تعلیم کے میدان میں مشکلات ہمیشہ رہتی ہیں — سلیبس کی طوالت، مختلف امتحانی نظام، والدین کا تعاون نہ ہونا، بچوں کی بے قاعدگی، اور کم تنخواہیں — مگر حسن یاسر نے ہمیشہ مسائل سے اوپر اٹھ کر حل سوچا۔ ان کے نزدیک اساتذہ خصوصاً خواتین اساتذہ کی مالی ضروریات پوری کرنا ادارے کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

حسن یاسر آج بھی غزالی سکول پپلاں کے علمی سفر میں وہی روشن چراغ ہیں جو بچوں کے دلوں میں امید جگاتے اور نوجوان اساتذہ کے لیے مثالی کردار پیش کرتے ہیں۔

حسن یاسر کا نام غزالی سکولز کی تاریخ میں نہ صرف ایک استاد بلکہ ایک کردار ساز مربّی کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا

ارسلان شاکر

بیٹھنے کے آداب

بیٹھنے کا حسن انسان کی ظاہری صورت سے زیادہ اس کی باطنی تہذیب اور تربیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ایک باوقار نشست نہ صرف شخصیت میں سنجیدگی اور وقار پیدا کرتی ہے بلکہ مجلس کے ماحول کو بھی حسن اور سکون عطا کرتی ہے۔گھریلو نشست ہو یا مسجد کی صف، کلاس روم ہو یا محفل — بیٹھنے کا درست انداز انسان کے اخلاق، اس کے سلیقے اور اس کی پرورش کی گواہی دیتا ہے۔ اسلام نے نشست و برخاست کے آداب کو بھی حسنِ معاشرت کا بنیادی حصہ قرار دیا ہے۔رسول اکرم ﷺ کا اندازِ نشست انتہائی سادہ، متوازن اور مؤدبانہ تھا، جو یہ سبق دیتا ہے کہ اچھا بیٹھنا محض جسمانی ضرورت نہیں بلکہ وقار، اخلاق اور ذہنی تربیت کا عملی اظہار ہے۔

- بیٹھتے وقت سکون اور سنجیدگی اختیار کریں، بدن کو بے ترتیبی میں نہ ڈالیں۔
  سرگرمی: طلبہ کلاس میں 30 سیکنڈ "وقار سے بیٹھنے" کی مشق کریں۔
- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھیں۔
  سرگرمی: نشستوں پر نام نہ ہونے کی صورت میں طلبہ خود خالی جگہ تلاش کریں۔
- مجلس یا کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سلام کریں اور بیٹھ جائیں۔
  سرگرمی: عملی مشق — "داخل ہو، سلام کرو، بیٹھو" کا رول پلے۔
- کمر سیدھی، پیر مناسب انداز میں اور ہاتھ درست جگہ رکھیں۔
  سرگرمی: ایک منٹ تک "صحیح نشست" برقرار رکھنے کی مشق کروائی جائے۔
- اگر کسی کو جگہ کی ضرورت ہو تو آگے سرک کر راستہ دیں۔
  سرگرمی: طلبہ کو قطار میں بیٹھاتے ہوئے "ایک دوسرے کو جگہ دینے" کی پریکٹس۔
- بیٹھتے ہوئے پاؤں نہ پھیلائیں اور دوسروں کو تنگ نہ کریں۔
  سرگرمی: استاد غیر مناسب نشست دکھائے اور طلبہ اسے درست انداز میں تبدیل کریں۔
- بیٹھے ہوئے بار بار اٹھنا، ہلنا یا شور کرنا مجلس کا وقار خراب کرتا ہے۔
  سرگرمی: 1 منٹ کی مکمل اسٹلنس (Stillness Challenge) کروائی جائے۔
- بڑوں کے سامنے بیٹھتے وقت ادب، جھکاؤ اور آہستہ لہجے کا لحاظ کریں۔
  سرگرمی: استاد یا بزرگ کے سامنے "مؤدب نشست" کی مشق کروائیں۔
- بیٹھنے کی جگہ تک خاموشی اور آہستگی سے جائیں، دوسروں کو تنگ نہ کریں۔
  سرگرمی: کلاس میں کھیل: "خاموشی سے جگہ تلاش کرو"۔
- بیٹھنے کے انداز، گفتگو اور حرکات سے مجلس کا ماحول بہتر بنائیں۔
  سرگرمی: بچوں سے اچھے اور برے بیٹھنے کے انداز کی عملی مثالیں کروائیں۔

بیٹھنے کے آداب انسان کے ظاہری انداز کو سنوارتے ہیں اور اس کی اندرونی شخصیت کی تہذیب کی عکاسی کرتے ہیں۔ مہذب اندازِ نشست، سکون، وقار، احترام اور دوسروں کا خیال — یہ وہ اوصاف ہیں جو ہر مجلس کو خوشگوار اور باوقار بناتے ہیں۔اسلام ہمیں ہر حالت میں حسنِ اخلاق اور اعتدال کا سبق دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بیٹھنے کے آداب کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ ہماری شخصیت وقار، تہذیب اور خوبصورتی کی علامت بن جائے۔**اللہ ہمیں ہر محفل میں بہترین اخلاق اور متوازن اندازِ نشست کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔**

اصغر حمید

شاہین سازی

(بزمِ پیغام میانوالی)

تعارف :

بزمِ پیغام پاکستان کے اسکولوں میں طلبہ کی اخلاقی، فکری اور تنظیمی تربیت کے لیے قائم کی جانے والی ایک سرگرم تنظیم ہے۔اس کا مقصد نئی نسل کے دلوں میں ایمان، علم اور عمل کا ایسا امتزاج پیدا کرنا ہے جو انہیں نیک، باکردار اور باہدف مسلمان شہری بنائے۔ بزمِ پیغام محض ایک نصابی سرگرمی نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت تربیتی تحریک ہے جو بچوں میں اسلامی اقدار، نظم وضبط، خدمتِ خلق اور مثبت قیادت کے اوصاف پروان چڑھاتی ہے۔

یہ بزم اسکول کی سطح پر بچوں کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کر سکیں، گروہی کام کا تجربہ حاصل کریں اور دین و دنیا کے تقاضوں میں توازن پیدا کریں

بزمِ پیغام کے مقاصد:

- طلبہ میں اسلامی تعلیمات، اخلاقِ حسنہ اور قومی شعور کو مضبوط کرنا
- کردار سازی، خدمتِ خلق اور باہمی تعاون کے جذبات کو فروغ دینا
- طلبہ میں تقریر، تحریر، قیادت، تنظیم وانتظام کی صلاحیتوں کو ابھارنا
- تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دینی ومعاشرتی تربیت کے مواقع فراہم کرنا
- طلبہ کو جماعتی نظم، وقت کی پابندی، صفائی، نظم وضبط اور ذمہ داری کا احساس دلانا

شاہین سازی مہم اور اہداف:

شاہین سازی مہم۔ صدر بزم پیغام میانوالی محمد وقاص اور ان کی ٹیم نے میانوالی کے غزالی سکولز ٹبہ قریشیاں اور گھو شالہ کا دورہ کیا۔ دورہ کے دوران سکولوں میں مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ انہوں نے سکول اسمبلی میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کردار سازی، خدمتِ انسانیت اور نظم وضبط کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔اس مہم کے دوران پچیس (25) نئے طلبہ بزمِ پیغام کے شاہین بنے۔ نئے شاہینوں کو بیج، پیغام ڈائجسٹ اور شاہین کارڈ بطورِ اعزاز پیش کیے گئے۔ یہ مہم نہ صرف طلبہ کی حوصلہ افزائی کا باعث بنی بلکہ ان میں قیادت کا شوق، نیکی کا کام کرنے اور بزم پیغام کی ٹیم کا حصہ بننے کا شوق پیدا کیا۔اللہ تعالی اس کاوش میں برکت عطا فرمائے۔آمین

دیگر سرگرمیاں

(بزم پیغام پپلاں)

تربیتی ورکشاپ

بزم پیغام نہ صرف عام طلبہ بلکہ اپنے کارکنان اور ذمہ داران کی تربیت کا بھی اہتمام کرتی رہتی ہے۔اس کے ذریعے بچے نظم وضبط، آپس میں تعاون اور مثبت سوچ کو عملی طور پر سیکھتے ہیں۔ بزم پیغام ہفتہ وار مجالس، تربیتی حلقے اور کردار سازی کی مشقوں کے ذریعے طلبہ میں اعتماد اور گفتگو کی مہارت پیدا کرتی ہے۔ تنظیم کے بچے سکول کی مختلف سرگرمیوں میں اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ان سرگرمیوں کا مقصد بچوں کے اندر خود اعتمادی، ذمہ داری اور اخلاقی شعور پیدا کرنا ہے۔ بزم پیغام وقتاً فوقتاً مختلف تربیتی ورکشاپس بھی منعقد کرتی ہے، جن میں تربیت یافتہ اساتذہ بچوں کو کردار، قیادت اور ٹیم ورک کی بنیادیں سکھاتے ہیں۔ یہ ورکشاپس کھیل، گروپ ڈسکشن اور عملی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔اس تربیت سے بچے اپنے اندر موجود صلاحیتوں کو پہچانتے ہیں اور ان کو استعمال کرنے کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔یوں بزم پیغام نہ صرف بچوں کو فعال طالب علم بناتی ہے بلکہ مستقبل کے اچھے شہری بھی تیار کرتی ہے

تعارفی کیمپ

بزم پیغام کیا ہے؟اس کے مقاصد اور نصب العین کی ترویج اور تعارف طلبہ کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔اس لیے کہ بزم سکول کے طلبہ میں "نیک بنو، نیکی پھیلاؤ" کے نصب العین کے تحت کام کرنے والی واحد طلبہ تنظیم ہے جو نہ صرف اپنے کارکنان بلکہ عام طلبہ کی تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ سکول کے طلبہ کے لیے اس تنظیم کا تعارف بہت ضروری ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے بزم پیغام پپلاں نے سکولوں کے طلبہ کے لیے ایک روزہ "تعارف بزم پیغام "کیمپ منعقد کیا۔ بزم پیغام کے صدر محمد عمیر اور سابق صدر نوید احسن نیاز نے خطاب کیا۔

کوالٹی اشورنس ٹیسٹ (QAT)

(ریسورس مینول برائے تیاری)

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے ہر سال لیا جانے والا کوالٹی اشورنس (QAT) ٹیسٹ سکولوں کے تعلیمی معیار اور طلبہ کی کارکردگی کا ایک جامع پیمانہ ہے۔ یہ ایک کثیر الجہت امتحانی طریقہ کار ہے۔ جو پاس کرنا ایک لحاظ سے آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان اس لیے کہ اس کے طریقہ کار کو سمجھ لیا جائے تو بہت آسانی سے پاس کیا جا سکتا ہے۔ اور مشکل اس لیے کہ اسے آسان سمجھا جائے لیکن اسکے طریقہ کار کو سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے تو پاس کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اس امتحان کی اسی اہمیت کے پیش نظر سکولوں کے اساتذہ کے لیے یہ مینول تیار کیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے طلبہ کو امتحان کے لیے منظم، مربوط اور موثر انداز میں تیار کر سکیں۔

اساتذہ اس مینول کو صرف تیاری کا نہیں بلکہ معیار تعلیم میں بہتری کا ذریعہ سمجھیں۔ ہر سبق کو فہم و ادراک کے ساتھ پڑھائیں، طلبہ کی کامیابی کے لیے مددگار ہے بلکہ اساتذہ کو تدریسی معیار بلند کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر اس مینول کو ذمہ داری لیں۔ یہ مینول نہ صرف امتحان میں کارکردگی کا تسلسل کے ساتھ جائزہ میں QAT اور سنجیدگی کے ساتھ لیا جائے تو ان شاء اللہ ہمارے طلبہ نمایاں کامیابی حاصل کریں گے اور غزالی سکولز کا تعلیمی معیار پہلے سے مزید بہتر ہوگا۔

مینول کی خوبصورتی یہ ہے۔ اس آسان طریقے سے QAT کو پاس کرنے کے لیے شروع میں ہدایات سے لے کر آخر طریقہ کار اور ٹیسٹ پیٹرن تک کا تفصیلی مواد موجود ہے۔ امتحان کا تعارف، پیف کی طرف سے جاری کردہ ہدایات، اساتذہ کے لیے ضروری اور اہم ہدایات، وقت کی تنظیم امتحان سے پہلے اور امتحان کے وقت کرنے کے اہم کام اور ہر مضمون کی تیاری کے لیے الگ الگ طریقہ کار کی وضاحت تفصیل سے سمجھا دی گئی ہے۔

خصوصیات

- QAT کے متعلق جامع رہنمائی
- اساتذہ کے لیے اہم معلومات و ہدایات
- پاسنگ کرائیٹیریا اور گریڈنگ کی تفصیلات
- بہترین کارکردگی کے لیے اہم نکات
- تیاری کے لیے ہفتہ وار اور ماہانہ شیڈول
- PEF کے تعلیمی مقاصد سے ہم آہنگ

سرورق خوب صورت ٹائیٹل، دلکش طباعت، دیدہ زیب ورق، QAT تیاری کی مناسبت سے ہر پیف سے متعلقہ سکول کے لیے ضروری لوازمہ

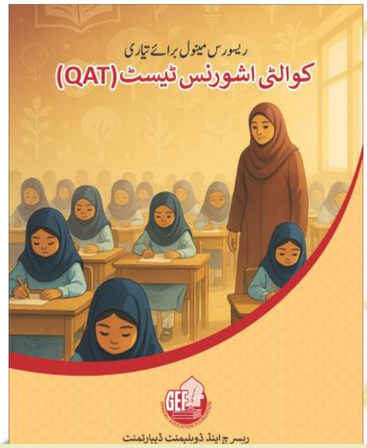

ریسورس مینول برائے تیاری کوالٹی اشورنس ٹیسٹ

لیسن پلان (Lesson Planning) (انگریزی۔ کلاس 2 اور 3)

کلاس دوم پیپر پیٹرن	کلاس سوم پیپر پیٹرن
سیکشن اول (Section I) : 8 نمبر	سیکشن اول (Section I) : 7 نمبر
سیکشن دوم (Section II) : 8 نمبر	سیکشن دوم (Section II) : 9 نمبر
سیکشن سوم (Section III) : 9 نمبر	سیکشن سوم (Section III) : 9 نمبر

معیار / سرگرمی	دنوں کی تقسیم	مقاصد	جانچ کا طریقہ	متوقع نتائج
Reading & Paragraph Comprehension	2 دن	طلبہ کی ریڈنگ اسکلز اور سمجھ بوجھ بہتر بنانا	پیراگراف پڑھوانا، سوالات کروانا	طلبہ روانی سے پڑھ سکیں اور پیراگراف کے سوالات کے درست جواب دے سکیں
Exercises & QAT Preparation (Grammar, Vocabulary, Writing)	6 دن	گرامر کے بنیادی اصول، الفاظ کے معانی اور تحریری صلاحیت مضبوط کرنا	مشقیں مکمل کروانا، تحریری ٹاسک دینا	طلبہ مشقیں درست حل کریں اور چھوٹے تحریری جملے / پیراگراف لکھ سکیں
Revision	1 دن	سیکھے گئے مواد کو دہرانا اور کمزور پہلو دور کرنا	سوال جواب، گروپ ورک، زبانی ٹیسٹ	طلبہ پچھلا سارا مواد یاد رکھیں اور درست دہرا سکیں
Unit Test	1 دن	ایک یونٹ کی مکمل تیاری کا جائزہ	مختصر ٹیسٹ (QAT طرز)	طلبہ کا کم از کم 70% مواد درست ہونا
Monthly Units Completion	2-3 یونٹ فی مہینہ	باقاعدگی سے ترقی کی رفتار قائم رکھنا	یونٹ مکمل کرنے کے بعد چیک لسٹ	مہینے کے آخر میں تمام یونٹس مکمل ہوں
Monthly Test	1 دن	مجموعی کارکردگی کا تجزیہ	ماہانہ QAT طرز کا ٹیسٹ	کم از کم 75% طلبہ پاس ہوں

اس مینول کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل موبائل نمبر پر رابطہ کیجیے: 03015333238

تین روزہ سکول لیڈرشپ ڈویلپمنٹ ورکشاپ

برائے پرنسپلز و وائس پرنسپلز۔ غزالی پریمیئر سکولز

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے منتخب 15 **غزالی پریمیئر سکولز** کے پرنسپلز اور وائس پرنسپلز کے لیے تین روزہ **School Leadership Development Program (SLDP)** ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 33 شرکاء نے تربیت حاصل کی۔ اس تربیتی پروگرام کا مقصد قائدانہ صلاحیتوں کو نکھارنا، تدریسی وانتظامی مہارتوں کو مضبوط بنانا اور سکولوں کو رول ماڈل کے طور پر آگے لانا تھا۔

مورخہ: 4تا6نومبر 2025 | بمقام: غزالی ہیڈ آفس، 5-E ثمن برگ، جوہر ٹاؤن لاہور

منتخب غزالی سکولز برائے پریمیئر سکولز کیٹگری

غزالی سکول مرزا ورکاں، شیخوپورہ	غزالی سکول تری خیل، میانوالی	غزالی سکول 343گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ
تعمیرِ ملت سکول، دیپالپور	غزالی سکول ملتان	غزالی سکول محمود والا، بھکر
غزالی سکول بہل، بھکر	غزالی سکول دھریمہ، سرگودھا	غزالی سکول اخلاص پور، نارووال
غزالی سکول ہردیو، شیخوپورہ	غزالی سکول چاچڑپل، کشمور	غزالی سکول چک R427/6، بہاولنگر
غزالی سکول پپلاں، میانوالی	غزالی سکول اڈہ پل 93، فیصل آباد	غزالی سکول متو خان چاچڑ، کشمور

تصویری جھلکیاں

کتاب "آداب زندگی" کا مطالعاتی پروگرام

غزالی پریمیئر کالج سندر لاہور میں نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی و تربیتی ترقی کے لیے ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو بھی خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ان سرگرمیوں کا مقصد طلبہ کی شخصی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا، کردار سازی کو مضبوط بنانا اور مطالعہ کتب کا ذوق پیدا کرنا ہے۔اسی مقصد کے تحت سال بھر مختلف علمی و تربیتی پروگرام مرتب کیے جاتے ہیں۔

اس ماہ طلبہ کے مطالعے کے لیے **مولانا یوسف اصلاحیؒ** کی معروف کتاب **"آدابِ زندگی "** کا انتخاب کیا گیا ہے۔اس مطالعاتی پروگرام کو تین مراحل میں ترتیب دیا گیا ہے:

1. کتاب کا تعارف اور ابتدائی لیکچر
2. باقاعدہ مطالعہ
3. حاصلِ مطالعہ کا جائزہ پروگرام

پروگرام کے پہلے مرحلے کے تحت ایک تعارفی نشست منعقد ہوئی جس میں **پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد عظمت** نے "منظم زندگی، کامیاب زندگی " کے عنوان سے پراثر لیکچر دیا اور طلبہ میں کتاب کی تقسیم بھی کی۔

From Potential to Excellence

Keep Shining and Excelling – Proud of you!

Under the Ghazali STEM Education Program, students from 100 Ghazali schools participated in VSS and PMC-5. In PMC-5, 24 students passed in Round 1 and 5 in Round 2. In VSS, 29 students passed in Round 1 and 2 in Round 2. From both tests and both rounds combined, 7 students ultimately qualified, making us proud of their achievement.

Harmain Fatima
PMC-5
Chak 78JB, Faisalabad

Adan Wahid
PMC-5
Kundian, Mianwali

Rabail Fatima
PMC-5
Barakahu, Islamabad

Horain
PMC-5
Barakahu, Islamabad

M.Noman khan
PMC-5
Tari khel, Mianwali

Maham Fatima
VSS
Barakahu, Islamabad

Aliya Batool
VSS
Barakahu, Islamabad

Heartfelt congratulations to our students and dedicated teachers.

- Each qualifying student will receive a laptop to support their learning.
- All qualifiers will also be offered an exclusive STEM-skills enhancement course by Sunder STEM.

Research & Development Department

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

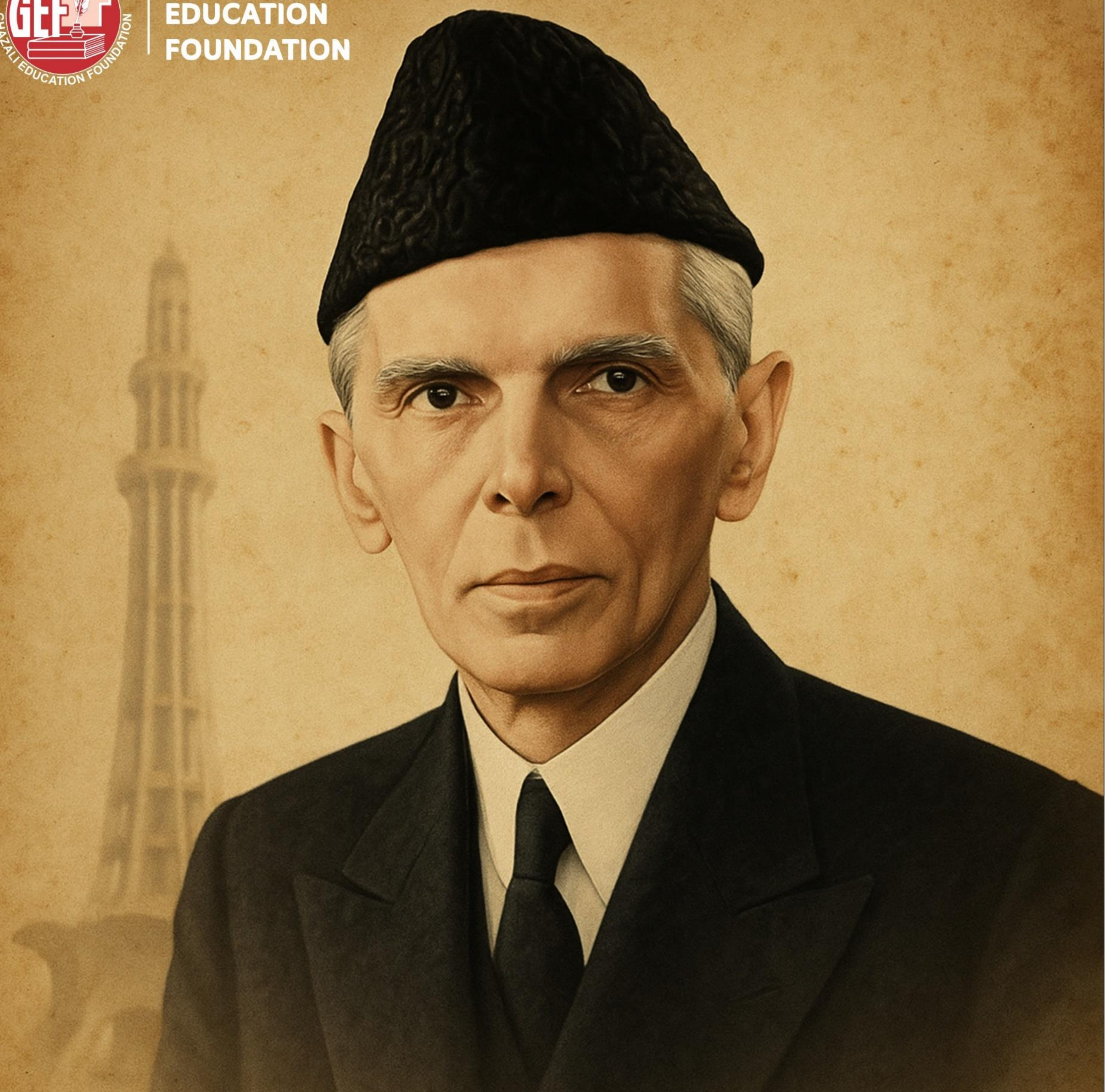

تعلیم ہماری قوم کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ اگر ہم نے خود کو تعلیم یافتہ نہ کیا تو
ہم نہ صرف پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہمارا وجود بھی ختم ہو جائے گا۔ (خطاب بجوانان آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن)

5-E Samanberg, Johar Town
Lahore, Pakistan

042-111 438 438

info@get.org.pk

ghazalifoundation.org

@Ghazalieducationfoundation

3rd December

International Day Of Persons With Disabilities

Fostering disability-inclusive societies for advancing social progress

کیاہم نے کبھی سوچا ہے کہ وہ ہزاروں معصوم بچے، جو ہماری ذرا سی توجہ سے زندگی بدل سکتے ہیں، آخر کیوں پیچھے رہ جاتے ہیں؟ یہ بچے کسی کمی کے نہیں، بلکہ ہماری اجتماعی غفلت اور عدم توجہ کے شکار ہیں۔ معاشرے کی بے حسی، تعلیمی مواقع کی کمی اور مناسب سہولیات کی عدم دستیابی ان بچوں کی معذوری کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ کیا ہم ان کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں؟

قومی ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) کے مطابق پاکستان میں 6.2 فیصد افراد کسی نہ کسی معذوری کا شکار ہیں۔ اعداد و شمار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حالات اِس امر کا تقاضہ کرتے ہیں کہ تعلیمی نظام میں وسعت پیدا کرتے ہوئے خصوصی بچوں کو بھی آگے بڑھنے کا بھرپور موقع دیا جائے۔ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا دیہی شمولیاتی تعلیمی پروگرام اس وقت پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے 12 اضلاع میں شمولیاتی تعلیم کے تحت 1600 سے زائد خصوصی بچے مفت تعلیم و بحالی کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ ان سکولوں میں 28 ریسورس روم قائم کئے گئے ہیں جنہیں خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی کیلئے آلات اور دیگر ضروری سامان سے آراستہ کیا گیا ہے۔ سپیشل ایجوکیشن کے ماہرین کی خصوصی توجہ سے بے شمار سپیشل بچے نارمل زندگی کی طرف لوٹ چکے ہیں۔